REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
POSTEL REGISTRATION NO. P.G.D.P.-3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ **بدر** قادیان

جلد ۳۷ — شمارہ ۲۶

ایڈیٹر: عبدالحق فضل
نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۵ ذیقعدہ ۱۴۰۸ ہجری — ۳۰ احسان ۱۳۶۷ ہش — ۳۰ جون ۱۹۸۸ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ احسان (جون) سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور دینی دادارہ مہمات دینیہ کے سرگرمی میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمدللہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

⊛ — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

صد سالہ جوبلی منصوبہ برائے ہندوستان

اور

ہماری ذمہ داریاں

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و صدر صد سالہ جوبلی کمیٹی قادیان

محترم عہدیداران و احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اصولی ہدایات اور حضور کی مقرر کردہ اعلیٰ سطحی جائزہ کمیٹی کی راہنمائی کے مطابق جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے مرکزی صد سالہ جوبلی کمیٹی قادیان نے ایک تفصیلی منصوبہ جو اٹھارہ لاکھ روپے اخراجات کا متقاضی ہے تیار کر کے حضور انور کی خدمت میں بغرض ملاحظہ و منظوری پیش کیا۔ جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت و نوازش منظور فرما لیا ہے۔ اور اس منصوبہ پر تیزی سے عملدرآمد کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

یہاں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے وعدہ جات جوبلی فنڈ کی اب تک ادا شدہ رقوم سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے صد سالہ جوبلی منصوبہ سے تعلق رکھنے والے متفرق امور انجام دیئے گئے الحمدللہ

ابھی جوبلی فنڈ کے بقایا وعدہ جات میں سے ۱۰ (دس) لاکھ سے زائد رقم قابل وصول ہے۔ اور کچھ سرمایہ موجود ہے اگر اس سال کے آخر تک سو فیصدی بھی وصولی ہو جائے تو وصول شدہ رقم اور موجودہ سرمایہ ملا کر بھی ۱۸ لاکھ کے منظور شدہ منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کم و بیش چھ لاکھ روپے کی مزید ضرورت ہوگی۔ اس لئے حضور انور نے اس منصوبہ کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا ہے کہ زائد وصولی کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد جو کمی رہ جائے وہ مجھے بتائیں۔ لیکن اگر احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی بخشی ہے وہ اپنے وعدوں پر نظر ثانی فرمائیں۔ اور جو نوجوان اس عرصے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے برسر روزگار ہو گئے یا جو ہمارے بھائی نئے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں یا جو اس عرصے میں اللہ تعالیٰ نے مزید اولاد عطا فرمائی ہے۔ ان سب کو اس تاریخی منصوبہ کے مالی پہلو میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے تو بلا شک سابقہ بقایا وعدہ جات سے زیادہ وصولی یقینی ہے۔ اور ہم بفضلہ تعالیٰ اپنے ہی بجٹ سے اپنے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے قابل ہو سکیں گے۔ انشاء اللہ وما ذالک علی اللہ بعزیز

پیارے بھائیو! ایک اور ضروری امر کے بارہ میں بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جو عدم واقفیت کی بناء پر بعض احباب جماعت میں تردد کا باعث ہو رہا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں مرکزی منصوبہ اور صوبائی یا مقامی منصوبوں میں اس رنگ میں فرق کیا جا رہا ہے کہ گویا مرکزی منصوبہ صرف مرکز کے لئے ہے۔ جس کے لئے ہم کافی چندہ دے چکے ہیں۔ اور اب صوبائی یا مقامی منصوبوں کے لئے ہمیں دوبارہ خرچ کرنا ہے لہٰذا مقامی اخراجات کے لئے چندہ جمع کرنا مقدم ہے۔

اس بارہ میں یہ امر اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ صد سالہ جوبلی کا منصوبہ ہو یا کوئی اور منصوبہ ہو مرکزی طور پر جو بھی منصوبہ تیار کیا جاتا ہے اس سے تمام صوبائی و مقامی جماعتوں کو فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا ہے اس لحاظ سے جب ہم صد سالہ جوبلی بھارت کے مرکزی منصوبہ کا تجزیہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس منصوبہ کے تقریباً سارے ہی پروگرام ایسے ہیں جن سے صوبائی و علاقائی جماعتیں استفادہ کر سکیں گی مثلاً

ا — مرکزی طور پر موبائیل (Mobile) نمائش تیار کی جا رہی ہے جس سے ہندوستان کی اکثر جماعتیں استفادہ کر سکیں گی۔

۲ — صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص نگرانی میں صوبائی اور علاقائی دانشوروں، سکالروں اور دیگر معروف شخصیتوں کو تحفتاً بھجوانے کے لئے منتخب آیات قرآنی۔ منتخب احادیث نبویؐ اور منتخب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پیغام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پر مشتمل جو تعارفی لٹریچر مختلف (باقی صفحہ ... پر)

میر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ احسان ۱۳۶۷ ہش

۷۲ کے مقابل پر ایک

سید الاولین والآخرین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ پر ایک بہت ہی برا وقت آنے کی خبر دی تھی۔ اور اس مقام پر یہ بھی فرمایا تھا کہ "بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے مگر میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ جن میں سے ایک کے سوا ۷۲ بہتر ناحق پر ہوں گے۔"

(ترمذی کتاب الایمان)

یہ حقیقت اس وقت کھل کر سامنے آئی جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سوالات کے جوابات دینے کے لئے نیشنل اسمبلی میں تشریف لے گئے۔

نیشنل اسمبلی پاکستان نے اپنا یہ موقف بیان کیا کہ بلاشبہ مسلمانوں کے دوسرے فرقوں میں سے بھی بعض بعض، دوسرے فرقوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کرتے ہیں اور بالمقابل دوسرے بھی پہلوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ یہ تو ایسا عمل ہے جو ہمیشہ سے جاری ہے مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں نے کسی ایک فرقہ کو اجماع کر کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کو بہتر فرقوں کے اجماع نے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ تاریخ اسلام میں یہ ایک ہی واقعہ پیش آیا ہے۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے اس کی تاریخی حیثیت کو تسلیم کر لیا تھا لیکن اس مسلمہ فریقین موقف کے نتیجے میں حدیث نبوی کی رو سے بالبداہت ۷۲ فرقے ناحق اور ایک حق پر ثابت ہو جاتا ہے۔

تو خود ہی اپنے دام میں صیاد آ گیا

اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث" نے بڑے ادب سے اسمبلی کے ممبروں کو توجہ دلائی کہ تم مسلمان حکومت میں رہ کر اسی اسلام کے نام پر حاضر ہوئے والے ملک کی اسمبلی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گستاخی نہ کرو، اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند نہیں کرے گا۔ تمہیں اس کی سزا ملے گی۔ تم یہ تو کہہ سکتے ہو کہ تمہارے نزدیک بہتر ۷۲ سچے ہیں۔ اور ایک جھوٹا ہے۔ لیکن تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بہتر ۷۲ سچے ہیں اور ایک جھوٹا ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ۷۲ اور ایک کے مقابلہ میں ۷۲ کو جھوٹا اور ایک کو سچا کہا ہے ..... اس معاملہ میں تمہارا فیصلہ نہیں چلے گا۔ خواہ تم بہتر کے بہتر ہو کر فیصلہ کرو۔ فیصلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی چلے گا۔ ہاں آج تم اپنے ہاتھ سے اپنی تقدیر لکھ رہے ہو کہ ہم بہتر ہیں اور یہ ایک ہے۔ یہ فیصلہ کر کے تم خودکشی کر رہے ہو۔"

(زیر اشاعت بدر ص۴)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ پاکستان کی اس نیشنل اسمبلی کے ممبران نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ سے بغاوت اختیار کر کے کیا پھل پایا؟ دنیا جانتی ہے کہ اس کا ایک ایک ممبر کیفر کردار کو پہنچا تھا۔ اور ہر ایک کو سزا ملی۔

(باقی ص۱۵ پر)

ص۴ : نگاہیں ہو گئیں پرنم جہاں ذکر امام آیا
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

خلیق پرنٹنگ پریس فائق پریس گورداسپور

"الیس اللہ بکاف عبدہ" (مرزا غلام احمد)

جنہا جب آپ کے والد ہوئے تب یہ خیال آیا
بسر اوقات ہو گی کس طرح دل میں ذرا سوچا
اسی لمحہ خدا نے آپ کو الہام فرمایا!
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

جو تو میرا تو میں تیرا زمین تیری زماں تیرا
تجھے کس بات کی سوچیں یہ ہے سارا جہاں تیرا
بنے گا مرجع اقوام یہ دارالاماں تیرا
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

عبادت اور قربانی تیرا جینا تیرا مرنا!
میری خاطر ہوا پیارے تو پھر دنیا سے کیا ڈرنا!
ہوا مجھ پر ہے لازم اب تجھے خوشیاں عطا کرنا
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

میں قادر تجھ کو دوں گا اس قدر عزت میرے پیارے
"تیرے کپڑوں سے لیں گے بادشاہ برکت میرے پیارے
جہاں میں چار سو تجھ کو ملے عظمت میرے پیارے
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

تیری تبلیغ پہنچاؤں گا میں اکناف عالم میں!"
صداقت تیری پھیلاؤں گا میں اکناف عالم میں!!
جماعت تیری لے جاؤں گا میں اکناف عالم میں!
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

غلاموں کی غلامی آگ یہ کرتی ہی آئی ہے!
نہ ڈر اس آگ سے پیارے جو دشمن نے لگائی ہے!
کہ ذلت ہر عدو نے اور عزت تو نے پائی ہے!
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

عطا کر دی جماعت کو جو برکت تھی خلافت کی
چنا خلفاء کو پر وقت عظمت تھی خلافت کی
خدا کے حکم سے سب نے اطاعت کی خلافت کی
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

خدا نے اپنے فضل خاص سے وعدے نبھائے ہیں
ترقی دیکھ کر اپنے مخالف سٹپٹائے ہیں
کہ پرچم احمدیت کے جہاں میں لہلہاتے ہیں
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

جماعت پر جو اسی سن لطف ہر سختیاں لایا
کرائی ہجرت آقا دیار غیر پہنچایا
ہر ایک ہجرت میں ہے برکت رسول اللہ نے فرمایا
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

ہمیں پرواہ نہیں یہ کہ مخالف ہو گئی دنیا
خدا سے ہم کو الفت ہے محمد پیشوا اپنا
رحم کر دے دکھا جلوہ جسے خود دیکھ لے دنیا!
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

حفاظت پیارے آقا کی خدایا خود ہی فرمانا
بعزت اور عظمت سے وطن میں عبد لوٹانا
رکاوٹ راہ کی اپنے کرم سے دور فرمانا
الیس اللہ بکاف عبدہ (مرزا غلام احمد)

منیق عاصی تیرے در پہ بعجز و احترام آیا
یہ نذرانہ عقیدت کا لئے احقر غلام آیا!

حرم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی
پُر معارف مجالسِ عرفان

مرتبہ : محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

مجلس عرفان منعقدہ ٹورانٹو (کینیڈا) ۲۹ ستمبر ۱۹۸۷

سوال : جماعتِ احمدیہ کا جہاد کے متعلق کیا نظریہ ہے؟

جواب : فرمایا جہاد قرآن کریم کے مطابق سیاسی جنگ کا نام نہیں اور نہ ہی جہاد ایسی جنگ ہے جو لوگوں کے مذہب کو بدلنے کے لئے کی جاتی ہے جہاد کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں نہایت واضح الفاظ میں بیان فرما دیا ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ ہر ہر قدم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والی اور پوری طرح آپ کی سُنّت پر عمل کرنے والی جماعت ہے۔ اس لئے ہمارا مذہب وہی ہے۔ جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ اور جس کی پیروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے جو بات قرآن کریم میں نہیں اور جو عملی سُنّتِ رسول سے ثابت نہیں وہ ہمارے مذہب کا حصہ نہیں خواہ دُنیا کے تمام مُلّا مِل کر اسکو اسلام قرار دے دیں۔ احمدیت میں جہاد کا مطلب وہی سمجھا جاتا ہے جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ اور جس کی پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ آپؐ کے بعد صحابہ رضؓ اور خلفاء کرام رضؓ نے کی۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ ...... (حج ۲۲ : ۴۰) اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کی تمام شرائط بیان فرما دی ہیں اور اتنے واضح الفاظ میں بیان فرمائی ہیں کہ کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔ اُذِنَ کا مطلب ہے کہ اجازت دی جاتی ہے۔ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ ان لوگوں کو جن کے خلاف پہلے ہی جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اور تلوار اُٹھائی جا چکی ہے۔ اس لئے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جہاد دین مذہب کے نام پر تلوار اُٹھانے کی اجازت نہیں قرآن کریم کے مطابق جہاد ہمیشہ دفاعی ہوگا کیونکہ یہ کہا گیا ہے کہ ان لوگوں کو تلوار اُٹھانے کی اجازت دی گئی ہے جن کے خلاف پہلے اعلانِ جنگ ہو چکا ہے آگے آتا ہے بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا اس میں وجہ بیان کی گئی ہے کہ ان لوگوں کو تلوار اُٹھانے کی اجازت کیوں دی گئی ہے کیونکہ ان کے خلاف اعلانِ جنگ کیا گیا ان پر ظلم کیا گیا ان کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا بغیر کسی جواز کے یہ ہے اصل مطلب ظُلِمُوْا کا۔ پس مندرجہ بالا آیت کے مطابق جہاد کا مطلب دفاعی جنگ ہے اس کے لئے امام کا ہونا ضروری ہے۔ جس کو وحی خواب یا کسی اور طریقے سے اللہ تعالیٰ لڑنے کی اجازت دے کہ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ تم ظلم کرنے والے کے خلاف تلوار اُٹھا سکتے ہو۔ تم پہل کرنے والے نہیں ہو گے جب تک تم پر حملہ نہ ہو۔ تم تم حملہ کرنے کے مجاز نہیں ہو گے۔ یہ سب بیان کرنے کے بعد قرآن کریم بیان فرماتا ہے۔ وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ اللہ تعالیٰ یقیناً طاقت رکھتا ہے۔ کہ ان کمزور اور مغلوب و مظلوم بندوں کو جو بظاہر دشمن کے مقابلے میں نہایت کمزور ہیں فتح و نصرت دے کر کامیاب کر دے۔ اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ پھر اللہ تعالیٰ مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو جہاد کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے زبردستی نکال دیا گیا تھا۔ یہ ہیں جہاد کی شرائط اور جو کوئی بھی ان آیات کی روشنی میں لڑے گا۔ مجاہد کہلائے گا۔ اور یہی اسلامی جہاد ہے۔ اس کے بعد قرآن کریم جہاد فرض کرنے کی مزید وجوہات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ ...... اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض کے خلاف دفاع کرنے کی اجازت نہ دیتا تو پھر کیا ہوتا۔ لَھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ عیسائی چرچ تباہ کر دیئے جاتے۔ خانقاہیں گرا دی جاتیں یہودیوں کی عبادت گاہیں ختم کر دی جاتیں۔ پھر سب سے آخر میں مسجد کا ذکر کیا گیا ہے۔ جب ہم اس آیت کی روشنی میں اسلام کا جائزہ لیتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایک نہایت شاندار مذہب ہے جس کا مطمحِ نظر عالمگیر ہے وہ ہر مذہب کو ایک جیسے حقوق دیتا ہے۔ اس آیت کے مطابق اگر کوئی کسی چرچ پر حملہ کر کے اسے توڑ دے تو وہ بھی ظلم کرنے والا ہے اگر کوئی چرچ کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے تو اللہ تعالیٰ کی نظر میں مجاہد ہے اگر کوئی مسلمان کسی عبادت گاہ کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے خواہ وہ عبادت گاہ کسی غیر مسلم کی ہو تو وہ شہید ہوگا اس آیت میں آزادیٔ مذاہب جیسا اہم مضمون بیان کیا گیا ہے اور جو کوئی بھی اس مذہبی قانون کو توڑتا ہے اس کو روکنے کی ہر قیمت پر کوشش کرنی چاہئیے جس طریقہ سے بھی وہ یہ قانون توڑتا ہے اسی طریقہ سے اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ یہ ہے اسلامی جہاد۔ اب مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں اس زمانہ کے نام نہاد جہاد کرنے والوں کو دیکھا جائے تو فوراً پتہ لگ جائے گا کہ وہ اس جہاد میں کس حد تک ایماندار ہیں اور کس حد تک ان کی کوششوں پر لفظ جہاد کا اطلاق ہوگا۔ قرآن کریم میں تو ان لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی ہے جو کمزور ہیں کیونکہ اگر وہ طاقتور ہوں تو کس طرح ممکن ہے کہ کوئی ان پر ظلم کرے اور گھروں سے نکال دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے تیرہ سال تک کفارِ مکہ آپؐ پر ظلم کرتے رہے لیکن ان کو دفاع کی اجازت نہیں ملی ان کو گھروں سے نکال دیا گیا اور وہ اپنے گھروں کی حفاظت نہ کر سکے اگر اس وقت اللہ تعالیٰ اُن کو لڑنے کی اجازت دے دیتا تو مسلمانوں کا کیا حشر ہوتا۔ بعد میں جب دفاع کی اجازت دی گئی تو اس وقت بھی یعنی جنگ بدر کے وقت بھی ان کی حالت نہایت کمزور تھی لیکن اس وقت اللہ تعالیٰ نے اجازت دی دفاع کی اس شرط کے ساتھ کہ اگرچہ تم کمزور ہو لیکن اللہ تعالیٰ طاقتور ہے اور وہ تمہاری حفاظت پوری طرح کر سکتا ہے اور وہی تمہاری حفاظت کرے گا۔ یہ وہ وعدہ ہے جو جہاد کی اصل جان ہے۔ ورنہ مسلمانوں کی ایسی کمزور حالت تھی کہ کوئی مقابلہ نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے میری خاطر دشمن کا مقابلہ نہیں کیا ظلم کا بدلہ نہیں لیا اور اب میری خاطر ہی اپنے سے کئی گنا زیادہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہو۔ اس لئے میں اب یہ ذمہ داری اپنے اوپر لیتا ہوں کہ آج کے بعد تم فتح یاب ہو گے۔ اور دشمن شکست پر شکست کھائیگا۔ تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مٹھی بھر مسلمانوں ... کیا ہوا وعدہ کس شان سے نبھایا۔ ایک شاندار تاریخی انقلاب کا آغاز ہو گیا۔ ہر دفعہ کمزور ناتواں پارٹی اپنے سے کئی گنا طاقتور کا مقابلہ کرنے گئی۔ اور ہمیشہ فتح یاب واپس آئی۔ موجودہ زمانے کے احمق مؤرخ یہ کہتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا حالانکہ اسلام تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے پھیلا

موجودہ زمانے میں آپ کوئی محاذ بتا سکتے ہیں جہاں نام نہاد جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے کمزوری کے باوجود فتح و نصرت دی ہو۔ ہرگز نہیں شکست پر شکست ان کا مقدر بن گئی ہے۔ اخلاقی گراوٹ کا یہ عالم ہے کہ غیر مسلموں کی شہ پر ایک دوسرے سے ہی برسرِ پیکار ہو گئے ہیں اور اس لڑائی کو ہر پارٹی جہاد کا نام دے کر اپنے مرنے والوں کو شہید اور دوسری پارٹی کے مرنے والوں کو دوزخی قرار دے رہے ہیں مجھے ایک بھی اسلامی ملک ایسا دکھا دیں جن کی دولت اور جن کی تمام تر کوششیں اسلام کے دشمنوں کے خلاف خرچ کی جا رہی ہیں اور جن کے علماء کمزور فرقوں کے خلاف اعلان جنگ کرنے کی بجائے ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسرے مذاہب کو اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ حکومتیں آپس میں لڑ رہی ہیں مسلمان علماء ایک دوسرے کو کافر قرار دینے میں مصروف ہیں کہ ان کے مطابق

شاید ہی کوئی مسلمان ایسا رہ گیا ہو جو اسلام کے زمرے میں شامل ہوتا ہے۔ کیا جہاد کا مقصد یہی ہے۔ کہ طاقت کے بل بوتے پر یہ اعلان کرنا کہ اگر تم اسلام سے باہر نہیں جاؤ گے تو ہم تمہیں قتل کر دینگے۔ زبردستی نکال دیں گے کیا یہ وہ جہاد ہے۔ جس کا بیان قرآن کریم میں ہے؟ یہ تو ملاؤں کا جہاد ہے ہمارا اس سے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ہم فی الحال قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جہاد کی پیروی کر رہے ہیں۔ جس کو جہاد کبیر کا نام دیا گیا ہے۔ اور وہ دفاعی جنگ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چودہ سال بعد دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی تھی۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے جہاد نہیں کرتے تھے؟ آپ کی زندگی کا ہر سانس جہاد میں گذرا۔ پھر وہ کون سا جہاد ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دفاعی جنگیں لڑنے سے پہلے کیا؟ اور قرآن کریم کے مطابق وہ جہاد کبیر ہے جَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا۔ (الفرقان ۲۵:۵۳) یعنی تبلیغ قرآن کا جہاد۔ دفاعی جہاد جو تلوار کے ساتھ لڑا جاتا ہے۔ وہ چھوٹا جہاد ہے۔ پس متواتر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہادِ کبیر قرآن کے ساتھ کرو۔ حضور نے فرمایا کہ ہم اس جہاد میں یقین رکھتے ہیں اور جہاد کبیر کو ترجیح دیتے ہوئے قرآن کریم کے ساتھ متواتر جہاد کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر دفاعی جنگ کی شرائط پوری ہو جائیں اور مسلمانوں کو دفاعی جنگ لڑنے کی ضرورت پیش آ جائے تو انشاء اللہ ہم احمدی اگلی صفوں میں لڑنے والے ہونگے لیکن اس جہاد کے ساتھ مندرجہ بالا شرائط کا پورا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ شرائط پوری ہونے کی صورت میں کامیابی و فتحیابی کی خوشخبری بھی ہمارے ساتھ نہیں ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کی ضمانت صرف اسی صورت میں ہوگی جبکہ جہاد کے لئے قرآن کریم میں بیان کردہ شرائط پوری ہوں۔ بصورت دیگر ایسی لڑائی کو جہاد قرار دینا خودکشی کرنے کے مترادف ہوگا۔ ان حالات میں جہاد کی بہترین صورت یہ ہوگی کہ قرآن کریم کے ساتھ اسلام کا دفاع کیا جائے اور تمام دنیا کو اسلام سے روشناس کرایا جائے۔ اور جماعت احمدیہ یہ جہاد تمام دنیا میں کر رہی ہے۔ (بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن مورخہ ۸ اپریل ۸۸ء)

مجلس عرفان منعقدہ محمود ہال مسجد فضل لنڈن مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۸۷ء

سوال ۱۴: انبیاء علیہم السلام کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد کیا ان کا لایا ہوا مذہب ان کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے یا باقی رہ جاتا ہے؟ اگر باقی رہ جاتا ہے، تو اس کی حفاظت کے کیا انتظام ہوتے ہیں۔؟

جواب: فرمایا اب تک دنیا میں جتنے بھی مذاہب آئے ہیں ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک وہ جو زمان و مکان کی قید سے آزاد ہیں یعنی عالمگیر ہیں اور ہمیشہ کے لئے ہیں اور دوسرے وہ جو وقت اور علاقے کے لحاظ سے محدود تھے۔ قرآن کریم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تشریف لانے والے تمام انبیاء کرام اور ان کے دین اس دوسرے زمرے میں شامل ہوتے ہیں کیونکہ ان کا مشن ایک خاص وقت اور خاص علاقے کے لئے مخصوص تھا۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو پہلے زمرے میں شامل ہوتا ہے کیونکہ اس کی تعلیم اتنی سادہ اتنی مکمل اور عالمگیر ہے کہ ہر زمانے میں ہر قسم کے انسانوں کی راہنمائی اور روحانی ضروریات پوری کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک خاص قانون کے تحت اسلام سے پہلے مذاہب کی مدت معینہ کے بعد صف لپیٹ جانی ہی مقدر تھی کیونکہ نئے مذہب کی موجودگی میں پرانا مذہب نہیں چل سکتا۔ مختلف مذاہب کی اپنی اپنی عمریں مقدر تھیں اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی ہر تقدیر میں ملتی ہے۔ ہر چیز کی عمر مقدر ہے۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو مختلف آیات میں بار بار نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ ہر قوم کی ہم نے ایک عمر مقرر کر دی ہے جس سے نہ وہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور نہ پیچھے رہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ معینہ مدت تک اللہ تعالیٰ نے ان مذاہب کی مرمت کا مکمل انتظام فرمایا ہوا تھا۔ یہ بات تو آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے کیونکہ آجکل بھی جو سائنٹفک ذہن رکھنے والے لوگ ہیں وہ جب کوئی چیز بناتے ہیں مثلاً پل وغیرہ تو اس کے اوپر اس کی عمر لکھ دی جاتی ہے آج کل تو کھانے پینے کی اشیاء پر بھی عمریں لکھی ہوئی ہوتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ چیز بنانے والا ایک خاص وقت تک اس کی ذمہ داری لیتا ہے اس کے بعد اگر کوئی اس چیز کو استعمال کرے تو اس کی ذمہ داری بنانے والے پر عائد نہیں ہوتی کیونکہ بعض اوقات کچھ عرصہ تک باقیات کے طور پر چیزیں عمر کے بعد بھی چلتی رہتی ہیں خواہ وہ گذشتہ کی شکل میں باقی رہیں یا خرابات کی شکل میں لیکن وہ جاری ضرور رہتی ہیں۔ چنانچہ قدیم زمانے کی عمارتیں بھی جن کا بظاہر کوئی مصرف نہیں آج بھی محفوظ ہیں اور آج بھی فائدہ اٹھانے والا کچھ نہ کچھ فائدہ اس سے ضرور اٹھا سکتا ہے خواہ اس کی نوعیت تاریخی ہی کیوں نہ ہو لیکن یہی صورت حال مذاہب کی ہے۔ اسلام کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا مذہب دنیا میں بھیجا ہے۔ جس کی حفاظت کی ذمہ داری اس نے خود قیامت تک کرنے کا وعدہ کیا ہے فرمایا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر ۱۵:۱۰) یعنی ہم نے یہ قرآن اتارا ہے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ہم نے خود اپنے اوپر لی ہے اور قیامت تک کوئی بھی اس حفاظت کے نظام میں مخل نہیں ہو سکے گا۔ نہ اس میں کوئی تبدیلی کر سکے گا اور نہ ہی اس میں کوئی کمی یا بیشی کی جا سکے گی دوسرے مذاہب کے متعلق قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ مذہب کا زیادہ حصہ محرف و مبدل ہو چکا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی قرآن کریم نے ان لوگوں کو جن تک ابھی اسلام کا پیغام نہیں پہنچا اور وہ ابھی تک اپنے پرانے مذہب پر قائم ہیں یتیم نہیں قرار دیا بلکہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والے اور ان تعلیمات پر تقویٰ سے ایمان لانے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کو (جو ان کے مذاہب کی ہیں) خواہ ان کا کوئی بھی نام ہو ہرگز کوئی خوف نہیں کیونکہ ان کا حساب ان کے مذہب کے مطابق ہوگا لیکن جن تک اسلام کا مکمل پیغام پہنچ جانے اور حجت تمام ہو جانے کے بعد وہ انکار کرتے ہیں تو ایسے لوگ اپنی ہلاکت کا انتظام آپ کریں گے یہ ایک عمومی فاکر ہے اس کی مثال اس طرح بھی دی جا سکتی ہے کہ عمر ختم ہو جانے والے پل پر اس کے بعد جو چلتا ہے وہ اپنے RISK پر چلتا ہے اور اسی طرح جو ایسی سڑکوں پر سفر کرتا ہے جو مدت مدید سے ترک ہو چکی ہیں وہ ان خطرات کو بلحاظ خاطر رکھ کر چلتا ہے جو ایسی سڑکوں پر پیش آ سکتے ہیں وہاں انہیں ڈاکو بھی مل سکتے ہیں اور سانپ بچھو بھی کاٹ سکتے ہیں۔ نیز اس قسم کی سڑکوں پر پائے جانے والے گڑھوں میں بھی گرنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ ان تمام خطرات کے باوجود کھیتوں اور جنگلوں میں سفر طے کرنے سے یہ پرانی سڑکیں بہرحال بہتر ہیں۔ لہٰذا جن لوگوں کے پاس اسلام کی تعلیم نہیں پہنچی ان کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو وہ بالکل لامذہب ہو کر زندگی گزاریں یا پھر جیسا بھی مذہب ان کو میسر ہے اس کے ساتھ زندگی گزاریں اور اگر وہ تقویٰ کے ساتھ ان مذاہب پر چلتے رہیں جو بظاہر متروک ہو چکے ہیں تب بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ان کو ضرور پہنچے گا۔ اور ان لوگوں کی زندگی بہ نسبت ان لوگوں کی زندگی کے بہتر ہوگی جو بے مذہب ہو کر زندگی گزار رہے ہیں۔ اسلام نے پرانے زمانہ کے مذاہب کی وہ تاریخ محفوظ رکھی ہے جن سلسلوں پر آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری شریعت لے کر آئے تھے اس کے علاوہ جو سلسلے تھے ان کا اشارۃً ذکر فرمایا۔ ان کی تفصیل محفوظ نہیں رکھی۔ لہٰذا ہم صرف اسی سلسلے کی عمر جانتے ہیں جس کو خدا نے محفوظ رکھا ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائے تو ان کے دین کا ایک سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک چلتا ہے۔ درمیان میں جب کبھی ضرورت آئی تو امت موسوی کو ایک نیا BOOST ملا اور امت موسوی ایک نئی نہج پر چل پڑی جس کی بنیادیں اگرچہ مکمل طور پر موسوی شریعت میں موجود تھیں مگر موسوی دور کے برعکس مکمل درگزر کا دور تھا وہ تلوار کے بغیر پیغام پہنچانے کا مسیحیت کا ایک ایسا دور تھا جو مظلومیت کا دور بھی کہلا سکتا ہے اور وہ دور بہت کامیابی کے ساتھ قربانیوں کے بہت کٹھن راستے پر چلا۔ پھر وہ

کامیابیاں بہت نبی اور دیرپا ثابت ہوئیں اور آج بھی آپ کو اس کی جھلکیاں اس ملک میں نظر آئیں گی لیکن جہاں تک اس کی عمر کا تعلق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری پر یہ ختم ہو گئی۔ اور اس مذہب کی حیثیت محض باقیات کی رہ گئی ہے۔

(بشکریہ ہفت روزہ الفضل لندن مورخہ ۲۹ راپریل ۱۹۸۸ء)

سوال: مسلمانوں میں اور بھی بہت سے فرقے ہیں اور کئی فرقوں کے عجیب و غریب عقائد ہیں لیکن ان کی مخالفت نہیں ہوتی اس کے برعکس تمام فرقے مل کر متحدہ طور پر صرف احمدیت کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔

جواب: فرمایا قرآن کریم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کے مقابل پر سب اکٹھے ہو جاتے ہیں خواہ ان کے آپس میں کتنے ہی اختلافات کیوں نہ ہوں۔ مذہبی تاریخ کی یہ ایک غیر متبدل حقیقت ہے اس میں آپ کبھی کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے اللہ تعالیٰ نے اس کو قرآن کریم میں بھی بیان فرمایا ہے۔ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک تیری مخالفت کا تعلق ہے اس میں یہ سب اکٹھے ہیں اور جہاں تک ان کی اپنی حالت کا تعلق ہے ان کے دل بٹے ہوئے ہیں وہ کبھی اکٹھے نہیں ہوئے اور نہ کبھی ہوں گے چنانچہ اس آیت کریمہ کی روشنی میں مسلمانوں کا یہ اجماع جماعت احمدیہ کے لئے ایمان کی تقویت کا باعث ہے اور وہ اس میں اپنی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان دیکھتی ہے کیونکہ اسلامی تاریخ میں تمام فرقوں کا آپس کے اختلافات نظر انداز کر کے اگر کسی ایک فرقے کے خلاف اجماع ہوا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے باوجود اس کے کہ ان کے آپس میں اعتقادی لحاظ سے اور عملی لحاظ سے اختلافات بہت زیادہ ہیں بہ نسبت اس کے کہ جو انفرادی لحاظ سے ان کے جماعت احمدیہ سے ہیں۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ باہمی مخالفت بہت ہوتی رہی ہے اور اب بھی ہو رہی ہے ایک دور میں ہندوستان کے مسلمانوں نے وہابی فرقے کی سخت مخالفت کی۔ اسی طرح شیعہ سنی ایک دوسرے سے برسرپیکار رہتے ہیں اور یہ صورت حال اب بھی قائم ہے۔ فرقوں کے درمیان رسہ کشی تو ہمیشہ ہوتی آئی ہے لیکن جو واقعہ آج تک نہیں ہوا وہ یہ ہے کہ کسی ایک فرقے کے خلاف باقی فرقوں کا عالمی اجماع ہو جائے یہ ایک ایسی امتیازی چیز ہے جس کو نیشنل اسمبلی میں سوالات کرتے وقت ہمارے مخالفین نے خود محسوس کیا اور اس کو بڑی اہمیت دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ جب سوالات کا جواب دینے کے لئے اسمبلی میں تشریف لے گئے تو میں ان کے ساتھ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حوالوں سے یہ ثابت کیا کہ بنیادی اختلافات باقی فرقوں میں بھی ہیں لیکن آپ ان کو مسلمان سمجھتے ہیں اگرچہ ان کے خلاف بھی کفر کے فتوے موجود ہیں لیکن ان سب کو چھوڑ کر آپ صرف ایک فرقے کی مخالفت کے لئے چن لیں تو یہ بات تقویٰ کے خلاف ہے تو اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فرق یہیں پہ ہے کہ اختلافات ہم میں ہیں لیکن آج تک امت محمدیہ میں کسی ایک فرقے کے خلاف اجماع کبھی نہیں ہوا۔ اور آپ کے خلاف تمام فرقوں کا اجماع ہو گیا ہے کہ آپ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں باقی بعض فرقے بعض کو کافر اور بعض کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اور اسی طرح مقابل پر وہ فرقے کافر قرار دینے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ یہ سلسلہ تو ہمیشہ سے جاری ہے۔ لیکن یہ نکال کر دکھائیں کہ ایسا اجماع کبھی ہوا ہے؟ اس پر جماعت احمدیہ نے یہ تسلیم کیا کہ یہ تاریخی حیثیت بالکل صحیح ہے اور قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق ہے۔ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى ۔ اجماع ضرور ہوا لیکن وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى لیکن دل آپس میں بٹے ہوئے ہیں۔ اجماع صرف جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ہوا ہے اس اجماع کا ذکر احادیث میں بھی موجود ہے۔ اگر تم کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا پیار ہے اور سچی محبت و عقیدت ہے اور تمہارا غلامی کا دعویٰ سچا ہے تو اس حدیث کی روشنی میں دیکھو کہ تمہارے اجماع کی حیثیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کیا ہے۔ ایک موقع پر حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے بٹنے کا ذکر بڑے دردناک طریق سے کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح یہود بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اسی طرح میری امت بھی بٹتے بٹتے تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی پھر فرمایا ایک جماعت خدا بنائے گا ناجی ہوگی اور اس جماعت کے سوا باقی سارے فرقے ناری ہوں گے اس کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ ان فرقوں سے تعلق رکھنے والا ہر شخص جہنم میں جائے گا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ ناراضگی کا اظہار ہے کہ وہ حقیقی مسلمان نہیں رہے گا۔ اس حدیث میں پہلی عظیم الشان بات تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سواد اعظم کا فیصلہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا آپ نے سواد اعظم کے فیصلے کو سچا قرار دینے والوں کے خلاف فتویٰ دے دیا ہے کہ دین میں اس کی کوئی بنیاد نہیں کہ چونکہ یہ سواد اعظم کا فیصلہ ہے اس لئے سچا ہے بلکہ تہترویں جماعت کو جو بعد میں آنے والی تھی سچا کہا اور بہتر کو صداقت سے ہٹا ہوا بیان فرمایا اب دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسمبلی میں جمع شدہ بہتر فرقوں کی ٹیم کے مقابل کیا حیثیت ہوگی؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بڑے ادب سے اسمبلی کے ممبروں کو توجہ دلائی کہ تم مسلمان حکومت میں رہ کر اس اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک کی اسمبلی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت نہ کرو اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند نہیں فرماتا تمہیں اس کی سزا ملے گی تم یہ تو کہہ سکتے ہو کہ تمہارے نزدیک بہتر یہ ہیں اور ایک یہ ہے لیکن تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بہتر سچے ہیں اور ایک جھوٹا ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اور ایک کے مقابلہ میں بہتر کو جھوٹا اور ایک کو سچا کہا ہے۔ تم ہمیں جھوٹا ثابت کرنا چاہتے ہو تو سواد کے اندر رہ کر جھوٹا ثابت کرو لیکن سواد اعظم سے نکال کر ایک کو جھوٹا کہنے کا تمہیں کوئی حق نہیں اس معاملہ میں تمہارا فیصلہ نہیں چلے گا خواہ تم بہتر کے بہتر اکٹھے ہو کر فیصلہ کرو فیصلہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی چلے گا۔ ہاں آج تم اپنے ہاتھ سے اپنی تقدیر لکھ رہے ہو کہ ہم بہتر ہیں اور یہ ایک ہے۔ فیصلہ کر کے تم خودکشی کر رہے ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بار بار اس طرف توجہ دلائی کہ میں تمہیں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ کم از کم شیعہ ایران سے ہی نصیحت پکڑو شیعہ ایران نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ بہتر سچے اور ایک جھوٹا انہوں نے کہا کہ بہتر غلط اور صرف شیعہ سچے اور اس طرح مسلمان کی تعریف یہ کی کہ جو شیعہ ہے وہ مسلمان ہے۔ چنانچہ ایران میں اس وقت صرف ایک ہی اسلام ہے یعنی شیعہ اسلام باقی قانونی طور پر کوئی اور مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ اگرچہ تمہارے نزدیک یہ غلط ہوگا لیکن یہ فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغاوت نہیں تمہارا دل نہیں چاہتا تم نہ مانو لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ یہی ہے کہ جہاں بہتر کے مقابلہ میں ایک ہوگا وہاں تم بہتر کو سچا اور ایک کو جھوٹا نہیں کہو گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تو دار تک کے بات ختم کر دی تھی۔ اب اس واقعہ کو جس پہلو سے دیکھیں بڑے ہی پر لطف نتیجے مضامین جماعت احمدیہ کے حق میں نکلتے ہیں۔ ایک یہ ہے کہ اسمبلی کے فیصلہ میں لفظ بہتر استعمال ہوا ہے اور اخباروں میں سرخیاں بھی لگی تھیں کہ اسلام کے بہتر فرقوں نے متفقہ طور پر جماعت احمدیہ کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ یہ چھپے ہوئے اخبار آج بھی موجود ہیں لفظ بہتر لکھا ہوا ہے جو ان سے خدائی تقدیر نے لکھوایا اور بعد میں پچھتائے اور بعض بعد میں کہتے بھی رہے کہ ہم بہتر نہیں تھے۔ لیکن اللہ کی تقدیر جاری ہو گئی بہتر کا لفظ چھپ گیا۔ (جاری ہے)

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن مورخہ ۱۳ رمئی ۱۹۸۸ء)

درخواست دعا: مکرم جاوید علی ملا صاحب آف جماعت احمدیہ بالسور بیمار ہیں۔ موصوف کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

بقیہ صفحہ اوّل

علاقائی زبانوں میں تیار کروایا جا رہا ہے۔ اس سے صوبائی و علاقائی جماعتوں کو استفادہ کرنا ضروری ہے چنانچہ اس غرض کے لئے تمام صوبائی اور مقامی جماعتوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے علاقے کے دانشوروں۔ علماؤں اور معروف شخصیتوں کے پتہ جات ارسال کریں تاکہ اس کے مطابق اس علاقہ کی زبان میں تعارفی لٹریچر تیار کر کے بھجوایا جا سکے جن جماعتوں نے اب تک اس کی تعمیل نہیں کی یا جزوی تعمیل کی ہے انہیں اس طرف فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ منتخب آیات قرآنی کے تراجم اب طباعت کے لئے تیار ہیں۔

نوٹ:- پیغام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اردو۔ ہندی۔ انگریزی تین زبانوں میں مرکز شائع کرے گا۔ علاقائی زبانوں میں مقامی جماعتیں حسب ضرورت شائع کریں گی)

(۳)- اردو۔ ہندی اور انگریزی تین زبانوں میں مرکزی طور پر سوونیئر شائع کروایا جا رہا ہے۔ صوبائی و علاقائی جماعتیں اس سے بھی استفادہ کر سکیں گی۔

(۴)- اسی طرح جوبلی سال کے لئے خصوصی کیلنڈر تیار کروایا جا رہا ہے اس سے بھی صوبائی و علاقائی جماعتوں کو استفادہ کرنا چاہئیے۔ انشاء اللہ سوونیئر اور کیلنڈر کی قیمت لاگت قیمت سے بھی کم رکھی جائے گی۔ تاکہ بسہولت استفادہ کیا جا سکے۔

(۵)- بڑے شہروں میں غیر متحرک نمائش (STATIC EXHIBITION) کے لئے مرکزی طور پر بڑے سائز کے ۵۰ قسم کے چارٹس تیار کروائے جا رہے ہیں جو تبلیغی اغراض کے علاوہ جماعتی ترقیات کو گرافس کی صورت میں ظاہر کرنے کی ضرورت کو پوری کریں گے۔ نیز مختلف زبانوں کے تراجم کے نمونے بھی بھجوائے جائیں گے۔

(۶)- مقامات مقدسہ اور احمدیت کے تعارف پر مشتمل ڈاکومنٹری فلم کی تیاری کا پروگرام ہے اس سے بھی صوبائی و علاقائی جماعتیں استفادہ کر سکیں گی۔

(۷)- سات بڑے شہروں حیدرآباد۔ بنگلور۔ کالیکٹ۔ مدراس۔ بھوبنیشور۔ کلکتہ اور سرینگر میں جوبلی سال کے دوران بڑے پیمانے پر جلسے منعقد کرنے کی ہدایت ہے۔ ہر شہر کے لئے پانچ ہزار روپے کی گرانٹ مرکزی بجٹ میں شامل رکھی گئی ہے۔ ان شہروں کے امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ ان جلسوں کی تاریخہائے انعقاد کے بارہ مشورہ کر کے مطلع فرمائیں۔

(۸)- اس کے علاوہ بھارت کی راجدھانی دہلی میں اعلیٰ شخصیات کو (Reception) نیز تاریخی شہر دارالبیعت لدھیانہ میں بھی ---- Reception کا پروگرام مرکزی منصوبہ میں شامل ہے۔

انہی اغراض کے لئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۸ لاکھ روپے اخراجات کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ مختلف صوبوں اور علاقوں کے ذمہ دار احباب جو مرکزی جوبلی کمیٹی کے ممبر تقریباً ہیں انہیں اس منصوبہ کی تفاصیل سے مطلع کر دیا گیا ہے۔

لہذا امراء و صدر صاحبان جماعت کا فرض ہے کہ وہ مجالس عاملہ کو خصوصاً اور احباب جماعت کو عموماً اس منصوبے کی تفاصیل اور اغراض و مقاصد سے آگاہ کریں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ مجالس عاملہ اور عہدیداران جماعت بالعموم اس سے پوری طرح آگاہ نہیں ہیں مہربانی کر کے میرا یہ نوٹ احباب جماعت کو سنا دیا جائے تاکہ تمام احباب مطلع ہو کر مالی قربانی کیلئے شرح صدر پائیں اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین۔

اس کے ساتھ ساتھ اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ان مرکزی پروگراموں کے علاوہ بعض ایسے پروگرام بھی یقیناً ہوں گے جو صوبائی و علاقائی حالات کے لحاظ سے آپ کو زائد طور پر کرنے ہونگے۔ چنانچہ بعض صوبائی تنظیمیں ایسے مقامی سطح کے پروگرام کو مجلس عاملہ میں طے کر کے مرکز میں بھجوا کر منظوری حاصل کر رہی ہیں اور اس کے لئے مقامی طور پر فنڈ جمع کرنے کی منظوری کے لئے بھی درخواست کی جا رہی ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بعض درخواستوں کو اس شرط کے ساتھ منظور کر لیا ہے کہ اوّل طور پر مرکزی جوبلی فنڈ کی سو فیصدی وصولی اور لازمی چندہ جات کی ادائیگی کو متاثر کئے بغیر وہ مقامی طور پر جوبلی تقاریب کے لئے فنڈ جمع کر سکتی ہیں۔ لیکن اس کے لئے قبل از وقت منظوری حاصل کرنا ضروری ہوگا۔

لہذا اس وضاحت کے ساتھ میں عہدیداران اور تمام احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے خلافت رابعہ کے مبارک دور میں اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کو دیکھنے کا انہیں جو موقع عطا فرمایا ہے اس پر ہزار ہزار شکر بجا لاتے ہوئے صد سالہ جوبلی کے مرکزی اور مقامی پروگراموں کو شایان شان طریق پر روبہ عمل لانے کے لئے خاص طور پر اپنے اموال اور اوقات کی قربانی میں کچھ دریغ نہ کریں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ کا یہ ایک سنہری دور ہے جو ہمیشہ یادگار رہے گا۔

پس آئیے! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور آپ کی منشاء کے مطابق صد سالہ جوبلی کو شایان شان طریق پر منانے کے لئے دعاؤں اور تدابیر کے ساتھ کمر ہمت کس لیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ سب کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرم محمد عبد اللہ صاحب اُستاد قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ اپنی اور اپنے اہل و عیال و متعلقین کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے (منیجر)

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے"
(براہین احمدیہ)
پیشکش:- گلوب ریمینوفیکچررس ۱/۷ راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
گرام GLOBEXPORT فون 27-0441

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

(قسط اول)

تقویٰ اللہ، حقیقی تقویٰ اور اس کے فوائد اور عائلی مالی و تبلیغی امور

تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۷ء

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ
فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ ہے
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ ہے
سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ ہے
خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ ہے
مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ ہے
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ ہے
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

تقویٰ کے لغوی معنے بچنے، پرہیز کرنے اور حفاظت کرنے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں تقویٰ اللہ کے معنے ہیں، اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی رضا کی خاطر بدی کو بیزار ہو کر ترک کر دینا اور نیکی کو سنوار کر ادا کرنا۔

قرآن کریم کی آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی عزت و عظمت کرتا ہے، اس کا یہ فعل دلوں کے تقویٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ گویا تقویٰ کا مقام قلب انسانی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر دل کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا
"التَّقْوٰی هٰهُنَا" (مسلم)
یعنی تقویٰ کا مقام دل ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مقام پر فرماتے ہیں :۔

"اے میرے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ۔ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت کرو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکساری اور صفائی اور خلوص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ۔ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی۔ اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل ہی میں پیدا ہوتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔۔۔۔۔۔ جس خیال یا عادت کو ردی پاؤ، اس کو کاٹ کر باہر پھینک دو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔"

پس قرآن کریم، حدیث نبویؐ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ثابت ہوا کہ تقویٰ کا اصل مقام انسان کا دل ہے۔ دل کی صفائی اور خلوص اور دل کا حلیم اور سلیم ہونا ہی انسان کو متقی بناتا ہے۔

حقیقی تقویٰ

قرآن کریم میں متعدد انبیاء کرام کا یہ قول ریکارڈ کیا گیا ہے کہ :۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ، یعنی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اسی صورت میں کامل ہو سکتا ہے کہ وقت کے رسول کی اطاعت کی جائے۔ نہ صرف وقت کے رسول کی، بلکہ اس کے قائم کردہ نظام کی بھی کامل اطاعت کی جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

"مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ"
(مسلم کتاب الامارۃ)

یعنی جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اطاعت کی اہمیت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔"
(الحکم سنہ ۱۹۰۱ء)

قرآن کریم، حدیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے ثابت ہوا کہ جب تک کسی فرد یا قوم میں بطور خاص اطاعت گزاری کا والہانہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا اس وقت تک حقیقی تقویٰ نصیب نہیں ہو سکتا۔ اسی حقیقت کو اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں بیان فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ یعنی وقت کا مامور جو صداقت لاتا اور جو لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ حقیقی متقی یہی لوگ ہوتے ہیں۔

متقی کی علامات

قرآن کریم نے کامل متقیوں کی علامات ایک ہی جگہ جمع فرما دی ہیں، فرمایا :۔

"مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ (سورۃ البقرہ ع ۲۲)

یعنی کامل متقی وہ ہے جو اللہ، روز آخر، ملائکۃ اللہ، الٰہی کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لائیں۔ اور اللہ کی محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں کو نیز غلاموں کی آزادی کے لئے اپنا مال دیا اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ کو ادا کیا۔ اور اپنے عہد کو جب بھی کوئی عہد کریں، پورا کرنے والے اور خاص کر تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت برداشت سے کام لینے والے کامل نیک ہیں جو اپنے قول کے سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

قرآن کریم کے بتائے ہوئے یہ وہ عقائد و اعمال ہیں جنہیں اختیار کرکے ایک انسان متقی بن سکتا ہے۔

عملی ثبوت

قرآن کریم میں کامل متقی کی ایک اور تعریف بھی کی گئی ہے جس کا عملی ثبوت جماعت احمدیہ پاکستان میں پیش کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔

یعنی اے ایماندارو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ کا حق ہے (کچھ بھی ہو جائے۔) تم صرف مسلمان ہونے کی صورت میں ہی اپنی جان دو۔

ضیاء سرکار کی یہ بدقسمتی ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کے مسلمان کہلانے پر پابندی لگا رکھی ہے اور کلمہ شہادت پڑھنے لکھنے سے منع کر دیا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ ہر قسم کی قربانیاں پیش کرکے اپنے اس حق کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ اور اس طرح کامل متقی ہونے کا قرآنی آیت کی روشنی میں عملی ثبوت پیش کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

"جو کچھ بھی ہوگا ہوگا۔ ایک احمدی بھی اس حالت میں نہیں مرے گا کہ وہ کلمہ مٹا رہا ہو۔ ہاں اس حالت میں جان دے گا کہ کلمہ لکھتے ہوئے اس پر حملہ کیا گیا اور کلمہ لکھنے کے نتیجہ میں اس کو موت کی سزا ملی۔ یہ ہے وہ مقام جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اے محمد مصطفیٰ کے غلامو! تم نے محمدؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ یہ ہاتھ تم نے نہیں چھوڑنا خواہ تمہارے سر قلم کئے جائیں۔ اور گردنیں کاٹی جائیں۔ اس ہاتھ سے وابستہ رہو تو خدا کی قسم آسمان کا خدا گواہی دیتا ہے کہ اس حالت میں اگر تم مرو گے تو آسمان اور زمین کا ذرہ ذرہ یہ

گواہی دے رہا ہوگا کہ تم مسلمان ہو، تم مسلمان ہو، تم مسلمان ہو۔"

پس قرآن کریم میں حقیقی تقویٰ کی جو تعریف کی گئی ہے اسے حکومت پاکستان کی قربانگاہ پر جماعت احمدیہ خود کو پیش کر کے اس کا عملی ثبوت پیش کر رہی ہے کہ سے

غافلو! ہم مر رہے ہیں اس راہ میں ہر گھڑی
تم ہماری نیستی کا کیا کرو گے انتظار
(درثمین)

عائلی زندگی

عائلی زندگی کا آغاز میاں بیوی کے تعلقات سے ہوتا ہے۔ اور اس کا تقویٰ سے گہرا تعلق ہے۔ نکاح کے موقعہ پر قرآن کریم کے تین مقامات سے جو آیات کریمہ پڑھی جاتی ہیں ان تینوں مقامات پر "تقوی اللہ" کے الفاظ موجود ہیں۔ پہلے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ تم آپس میں سوال کرتے ہو۔ اور خصوصاً رشتہ داروں کے معاملہ میں تقویٰ سے کام لو۔ اسلامی تعلیمات میں رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی ایسی اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے کہ اس کی نظیر اور کہیں ہمیں دکھائی نہیں دیتی۔

قرآن کریم میں خاص طور پر تعلیم دی گئی ہے کہ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کہ تم اپنی بیویوں سے نیکی کا برتاؤ کیا کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ یعنی تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہترین برتاؤ کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اس کے حوالہ کر دیا۔ اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہیئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہوں۔ میں بھی ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی خدا کی ایک بندی ہے۔ مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے۔"

ایک مرتبہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر کسی قدر سختی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو الہاماً بتا دیا کہ "یہ طریق اچھا نہیں۔ اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبد الکریم کو۔"

خُذُوا الرِّفْقَ الرِّفْقَ فَاِنَّ الرِّفْقَ رَأْسُ الْخَیْرَاتِ

نرمی کرو نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے۔"

(اربعین ۳ صفحہ ۳۱)

اسی طرح قرآن کریم نے عورتوں کو بھی اپنے خاوندوں کی اطاعت گذار بیویاں بن کر زندگیاں گزارنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر غیر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

"عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں ..... اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل مقبول نہیں۔" (الحکم ۳ جون ۱۹۰۵ء)

میاں بیوی کے تعلقات کے علاوہ عام رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی مثالی تعلیم اسلام نے دی ہے :-

"ایک مرتبہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ و خیرات کی نصیحت فرمارہے تھے تو آپ کے ایک صحابی حضرت ابو طلحہ انصاری آئے اور انہوں نے اپنا ایک باغ صدقہ کے طور پر وقف کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا بہت عمدہ صدقہ ہے بہت اچھا صدقہ ہے۔ پھر فرمایا لو اب یہ تم اپنے قبضہ میں رکھو اب میرا دل چاہتا ہے کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں بانٹ دو۔"

(بخاری جلد ۳ کتاب التفسیر)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی بات کی ہمیشہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ "حسن سلوک میں مذہب کی کوئی شرط نہیں۔ غریب رشتہ دار خواہ کسی مذہب کے ہوں ان سے حسن سلوک کرنا نیکی ہے۔"

(بخاری جلد ۴ کتاب الادب)

دعوئ نبوت کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام پر قریش مکہ نے جو انسانیت سوز مظالم توڑے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ لیکن اس دوران میں بھی جب کبھی رشتہ داری کی بناء پر حسن سلوک کا موقعہ پیدا ہوتا آپ فوراً اخلاق کریمانہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے حسن سلوک فرماتے۔ مکہ میں قحط پڑا۔ اس کے ازالہ کے لئے دعائیں کیں اور کچھ رقم بطور چندہ جمع کر کے ان لوگوں کو بھجوا دی۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ام المومنین حضور کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، ایک عورت ذات ایمان لائیں اس موقعہ پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے بڑے عظیم الشان دلائل پیش کئے اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا وَاللّٰهِ مَا یُخْزِیْكَ اللّٰهُ اَبَدًا کہ اے میرے سرتاج آپ گھبرا یئے نہیں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوا نہیں کرے گا۔ پہلی دلیل یہی دی کہ اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ۔ کہ آپ رشتہ داروں سے بہترین برتاؤ کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دل پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حسن خلق کا خاص اثر تھا کہ آپ رشتہ داروں کے ساتھ ایسا مثالی حسن سلوک فرماتے ہیں کہ اس کی نظیر نہیں ملتی اس لئے آپ رسوا نہیں ہو سکتے۔

ایک مرتبہ نجد کے علاقہ یمامہ کا ایک سردار ثمامہ بن اثال مسلمان ہو گیا۔ وہ عمرہ کرنے کے لئے مکہ پہنچا تو قریش مکہ نے اسے طعنہ دیا کہ بے دین ہو گیا ہے۔ اس پر جوش میں آکر ثمامہ نے اعلان کیا کہ اے مکہ والو! سن لو کہ اب جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہیں دیں گے تمہیں نجد سے ایک دانہ بھی غلہ نہیں ملے گا۔ قریش مکہ اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چٹھی لکھی کہ آخر ہم لوگ آپ کے رشتہ دار ہیں ہمیں یہ دکھ دیا جارہا ہے۔ آپ نے فوراً غلہ بھجوانے کے لئے اجازت دیدی۔

جب مکہ فتح ہوا اس وقت دس ہزار تلوار مکہ کے چاروں طرف چمک رہی تھی کہ آج بدلہ لینے کا وقت آگیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کو جمع کر کے فرمایا اب تم کیا چاہتے ہو۔ تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا جائے۔ مکہ والے بارہا آزما چکے تھے کہ رشتہ داری کا واسطہ ایک ایسا واسطہ ہے جو ہمارے تمام مظالم کو ملیا میٹ کر سکتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا آپ کریم ابن کریم ہیں۔ ہم آپ سے اسی حسن سلوک کی توقع رکھتے ہیں جو حسن سلوک حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ فرمایا اِذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ جاؤ تم آزاد ہو لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ آج تم پر کوئی سرزنش نہ ہوگی۔ سے

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

پس یہ ہے عائلی زندگی کے لئے تقویٰ کی بنیاد پر حسن سلوک، کہ بد سے بدترین مخالف رشتہ داروں کے لئے بھی اگر موقعہ پیدا ہوا تو مثالی حسن سلوک کا مظاہرہ فرمایا۔

لہٰذا تقویٰ کی بنیاد پر رشتہ داروں کے ساتھ مثالی حسن سلوک کا جو ثبوت اسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں ملتا ہے اسے اگر ذہنوں میں مستحضر رکھا جائے تو رشتہ داروں میں لڑائی جھگڑے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

(باقی آئندہ)

درخواست ہائے دُعا :-

• مکرم محمد عبد الرحمٰن صاحب طلعت میاں حیدر آباد، اعانت بدر میں پچاس روپے ادا کرتے ہوئے اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے • مکرم احمد عبد الباسط صاحب حیدر آباد اعانت بدر میں پچیس روپے ادا کرتے ہوئے دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے • مکرم قریشی فاروق احمد صاحب شاہجہانپور اعانت بدر میں پچیس روپے ادا کرتے ہوئے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

✻ — مکرم این کنہی احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد پینگاڈی تحریر کرتے ہیں کہ مؤرخہ ۲۷/۵/۸۸ کو بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم سی کنہی احمد صاحب نائب صدر جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم الیس وی محمد فضل صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم صدر صاحب۔ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب۔ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغین سلسلہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ رات نو بجے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

✻ — مکرم خورشید احمد صاحب گنائی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر لکھتے ہیں کہ مؤرخہ ۲۷/۵/۸۸ کو صبح آٹھ بجے مجلس اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام زیر صدارت مکرم عبدالسلام صاحب انور جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں اطفال اور ناصرات نے شرکت کی۔ عزیز منظور احمد گنائی کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز طارق احمد کی نظم خوانی کے بعد عزیز اعجاز احمد گنائی، عزیز محمد اقبال بٹ نے تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ اسی روز بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے زیر صدارت مکرم عبدالسلام صاحب لون صدر جماعت، جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم محمد شفیع صاحب واعظ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم عبدالحمید صاحب ناصر کی نظم خوانی سے اجلاس شروع ہوا۔ ازاں بعد مکرم نثار احمد صاحب میر، مکرم فاروق احمد صاحب میر، مکرم محمد رفیق صاحب بٹ قائد مجلس، مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

✻ — مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ موسی بنی مائنز سنگھ بھوم، بہار، تحریر کرتے ہیں کہ مؤرخہ ۲۷/۵/۸۸ کو بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد میں زیر صدارت، مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت، جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم منور احمد صاحب بی۔اے نائب صدر کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم اکبر احمد صاحب نائب منتظم اطفال کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید رشید احمد صاحب سونگھڑوی۔ خاکسار سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ عزیز فرمان احمد ابن مکرم روشاب صاحب نے اڑیہ نظم پڑھی۔ اسی طرح ایک معزز غیر مسلم دوست جناب سریندر صاحب انجینئر نے بھی تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کی امن پسند تعلیم کو سراہا۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

✻ — مکرم حضرت صاحب منڈا مگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی (کرناٹک) تحریر کرتے ہیں کہ مؤرخہ ۳/۶/۸۸ کو بعد نماز جمعہ خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ عزیز محمود احمد لودھی کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا ازاں بعد عزیز محمود احمد میرجی، عزیزہ شمس الدین میرجی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب میں سے اقتباسات پڑھ کر سنائے اور مکرم دادا بھائی صاحب میرجی اور خاکسار کی تقاریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

✻ — مکرمہ شوکت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ موسی بنی مائنز تحریر فرماتی ہیں کہ مؤرخہ ۲۹/۵/۸۸ کو بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت، جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرمہ بدر النساء صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری ناصرات کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری مکرمہ کوثر بیگم صاحبہ، مکرمہ ارمان بی بی صاحبہ نے تقاریر کیں اور عزیزہ فریدہ بیگم، لیئقہ خاتون، عزیزہ امۃ النشریٰ نے نظمیں پڑھیں۔ ازاں بعد مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب نے خواتین کو اپنی ذمہ داری احسن رنگ میں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ اجلاس کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

✻ — مکرمہ خوشنودی بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اودے پور کٹک تحریر کرتی ہیں کہ مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ یوم خلافت کا آغاز کیا گیا۔ اس جلسہ میں مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کی گئیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✻ — مکرمہ زینب نسرین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی تحریر کرتی ہیں کہ مؤرخہ ۲۸/۵/۸۸ کو بعد نماز ظہر خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی اور مکرمہ تسنیم فرزانہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرمہ تحسین فرزانہ صاحبہ، شائستہ پروین، عائشہ مجید، شاہدہ پروین، تسنیم فرزانہ زکیہ تسنیم، نسیمہ طاہرہ آفہ گلکشتہ مکرمہ زاہدہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ اور خاکسار نے تقاریر کیں اور شاکرہ پروین عذرا پروین، شاہدہ پروین اختر، شہناز بانو، نسرین سلطانہ۔ ساجدہ پروین اور ناصرات نے نظمیں پڑھیں۔ ساڑھے پانچ بجے دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✻ — مکرم نثار احمد صاحب بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاری گام لکھتے ہیں کہ مؤرخہ ۲۷/۵/۸۸ کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم مولوی عبدالحی صاحب گنائی جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عبدالحی صاحب گنائی کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز خورشید احمد صاحب راکھتر کی نظم خوانی سے اجلاس شروع ہوا۔ ازاں بعد مکرم غلام حسن صاحب شیخ نے حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ سے چند اقتباسات سنائے اور خاکسار نے مناسب موقع تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✻ — مکرم سید انوار الدین احمد صاحب سونگھڑہ سے تحریر کرتے ہیں کہ مؤرخہ ۲۷/۵/۸۸ کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم سید شاہد الرسول صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم عبدالعزیز خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی ازاں بعد مکرم سید علاؤ الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر، مکرم مولوی سید غلام احمد صاحب مبلغ وقف جدید، مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✻ — مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سورب تحریر کرتی ہیں۔ کہ مؤرخہ ۲۸/۵/۸۸ کو لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کا مشترکہ جلسہ یوم خلافت، زیر صدارت مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ مکرمہ ریحانہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد ممبرات لجنہ و ناصرات نے مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں۔ اس جلسہ میں غیر از جماعت بہنوں نے بھی شرکت کی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✻ — مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھدرواہ تحریر کرتی ہیں۔ کہ مؤرخہ ۲۷/۵/۸۸ کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرمہ فردوس ملک صاحبہ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور فوزیہ انجم کی نظم خوانی سے اجلاس شروع ہوا۔ ازاں بعد محترمہ شہادت بیگم صاحبہ منڈاشی، مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ گنائی، عزیزہ قیوم اور مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ مہر نے تقاریر کیں دوران جلسہ عزیزہ نکہت قیوم خان، محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ مہر اور نسیم بیگم صاحبہ گنائی نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✻ — مکرم محمد اقبال صاحب ناصر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ تحریر کرتے ہیں کہ مؤرخہ ۲۷/۵/۸۸ کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد عزیزم میر عبدالرشید صاحب، عزیزم مبشر احمد صاحب منڈاشی، خاکسار محمد اقبال ناصر، مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب منڈاشی۔ مکرم میر عبدالقیوم صاحب نے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔

✻ — مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ شاہجہانپور تحریر کرتے ہیں کہ مؤرخہ ۲۷/۵/۸۸ کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمد فاروق صاحب قریشی۔ مکرم عبدالمالک صاحب احمدی اور خاکسار تنویر احمد خادم نے تقاریر کیں۔

✻ — مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس تحریر کرتے ہیں کہ مؤرخہ ۲۹/۵/۸۸ کو احمدیہ مشن ہاؤس میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس میں تلاوت و

نظم کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب، نوجوان۔ مکرم عبد المجید صاحب۔ مکرم منصور احمد صاحب۔ مکرم منیر احمد صاحب۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب۔ اور خاکسار نے خلافت احمدیہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

✽ — مکرم سید ہارون رشید صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ خانپور ملکی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۸ کو جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جسمیں مکرم مولوی کے۔ عبد السلام صاحب۔ مکرم نصیر احمد صاحب گلزار اور خاکسار نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

✽ — مکرم مولوی سی۔ ایچ۔ عبد الرحمن صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۹/۵/۸۸ کو جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم ٹی۔ کے۔ مختار صاحب۔ مکرم ڈی۔ کے۔ محمود صاحب معلم وقف جدید۔ مکرم ٹی۔ کے۔ ابوبکر صاحب معلم۔ مکرم ٹی۔ کے۔ رفیق احمد صاحب۔ اور خاکسار سی۔ ایچ۔ عبد الرحمن نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

✽ — مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شموگہ تحریر کرتے ہیں کہ شموگہ میں مورخہ ۲۷/۵/۸۸ کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد عزیزم میر شفیع الرحمن صاحب عزیزم بشیر الدین محمود احمد افضل مکرم میر انصار الحق صاحب اور خاکسار نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

✽ — مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ سملیہ (بہار) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۸ کو یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبد اللطیف صاحب اور خاکسار نے خلافت کی برکات کے متعلق تقاریر کیں۔

✽ — مکرم محمد عثمان صاحب جنگڑی زعیم مجلس انصار اللہ یادگیر تحریر کرتے ہیں کہ ۲۷/۵/۸۸ کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ جسمیں تلاوت و نظم کے بعد مکرم اُسامہ احمد صاحب۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہرورٹی۔ مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زبردی نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

✽ — مکرم مولوی عبد السلام صاحب انور مبلغ سلسلہ رشی نگر لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۸ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جسمیں تلاوت و نظم کے بعد عزیز اعجاز احمد واعظ۔ عزیز محمد اقبال بٹ۔ عزیزہ رخسانہ اختر اور خاکسار نے خلافت کی برکات پر روشنی ڈالی۔

✽ — مکرم مولوی محمد مقبول صاحب مبلغ سلسلہ، شورت (کشمیر) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۸ کو بعد نماز مغرب، احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار کے علاوہ مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر۔ مکرم غلام حسن صاحب ڈار اور مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

✽ — مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ، چینتہ کنٹہ تحریر کرتے ہیں کہ ۲۷ مئی کو مسجد احمدیہ چینتہ کنٹہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمود احمد صاحب بابا۔ مکرم محمد عبد العزیز صاحب احمد اور مکرم محمد عبد الغنی صاحب نے تقاریر کیں۔

✽ — مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ دہلی، تحریر کرتے ہیں۔ کہ ۳ جون کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مشن دہلی میں مکرم صوفی عبد الشکور صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد خاکسار اور مکرم مولوی شبیر احمد کیسل صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✽ — مکرمہ برکت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ رشی نگر اطلاع دیتی ہیں کہ خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت ۲۷ مئی کو منعقد ہوا۔ مکرمہ رخسانہ اختر صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرمہ نشاط اختر صاحبہ کی نظم خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا جسمیں مختلف تقاریر ہوئیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔

مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ اور مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ رشی نگر نے بھی مستورات سے خطاب کیا۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✽ — مکرم مولوی سراج علی صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ ۲۷ مئی کو مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم یٰسین خان صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب۔ مکرم ہمدم صاحب مکرم شیخ علاؤ الدین صاحب مبلغ سلسلہ مکرم عبد المطلب صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر اور دُعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

✽ — مکرم ٹی کے شوکت علی صاحب معلم وقف جدید مرکرہ (کرناٹک) تحریر کرتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۸ کو بعد نماز مغرب و عشاء مکرم تمیم عباس صاحب کی زیر صدارت مکرم کے۔ ایچ جمال الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم مظفر احمد صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ جلسہ یوم خلافت کا آغاز ہوا۔ خاکسار کے علاوہ مکرم دی۔ اے رحیم صاحب۔ مکرم پی اے قاسم صاحب قائد مجلس۔ مکرم ایم ٹی منظفر احمد صاحب۔ مکرم ایم کے۔ محی الدین صاحب نے مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرم ایم کے محی الدین صاحب اور عزیز عبد الباسط صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✽ — مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور زعیم مجلس انصار اللہ کلکتہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۹/۵/۸۸ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ، جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ عزیز تبریز احمد سلمہٗ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے عہد دُہرایا اور مکرم سید منظر حسن شاہ صاحب نے خوش الحانی سے نظم سُنائی ازاں بعد مکرم عبد الحمید صاحب کریم قائد علاقائی مغربی بنگال۔ خاکسار محمد فیروز الدین انور اور مکرم سلطان احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ عزیزہ سعدیہ فوزیہ سلمہا عزیز طارق احمد سلمہٗ نے نظمیں پڑھیں اور عزیزہ محمد کمال الدین طاہر نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انگریزی ترجمہ سُنایا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

✽ — مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ سیکرٹری مال و تعلیم و تربیت عثمان آباد تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۳۱/۵/۸۸ کو محترمہ خاتون بی صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرمہ قمر سلطانہ صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور عزیزہ شائستہ نسرین کی نظم خوانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ ازاں بعد عزیزہ آسیہ نازنین۔ عزیزہ قدسیہ یاسمین۔ خاکسار امۃ القدیر نے تقاریر کیں۔ اور مکرمہ خاتون بی صاحبہ نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

✽ — مکرمہ نعیم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر لکھتی ہیں۔ کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۸ کو مکرمہ افضل النساء صاحبہ کے مکان پر خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ عزیزہ حمیدہ انجم آف شموگہ کی تلاوت قرآن مجید اور حمیرا انجم کی "حمد باری تعالیٰ" کے بعد امۃ الرحیم نے نعت پیش کی۔ ازاں بعد افضل النساء صاحبہ نازنی شمیم صاحبہ آف شموگہ، مکرمہ امۃ الرقیب صاحبہ، مکرمہ صبیحہ بیگم صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ اور فریدہ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

✽ — مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شموگہ اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۳۱/۵/۸۸ کو مکرم عبد الرزاق صاحب کے مکان پر جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد دُہرایا گیا اور مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ حمید اور مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ نے نعت پڑھی۔ ازاں بعد عزیزہ امۃ النعیم عزیزہ مقصودہ بیگم۔ عزیزہ امۃ الکلیم تحسین۔ مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ۔ مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ اور خاکسار نے مضامین پڑھے اور مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے نظم پڑھی۔ دُعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا اور آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ ناصرات نے اپنا علیحدہ جلسہ یوم خلافت بھی منعقد کیا۔

✽ — مکرم شمس الحق خانصاحب معلم وقف جدید بینکال (اڑیسہ) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۸ کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ، جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ مکرم نصیر احمد خان صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم نعیم احمد خان و مکرم جواہر خانصاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم شہباز خان صاحب مکرم محمد عبد الرحمن صاحب۔ مکرم جمعہ خانصاحب۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب۔ خاکسار شمس الحق خان صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کیساتھ اجلاس برخاست ہوا اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے

اللہ تعالیٰ کا یہ نشان سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں غیر معمولی طور پر متعدد مقامات پر ظاہر ہوتا رہتا ہے کہ کسی مکان یا علاقہ کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ وہاں کسی احمدی کا مکان یا دوکان ہے جو معجزانہ طور پر محفوظ رہا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا کہ :-

"مجھے آگ سے مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"

(اربعین ۳ ص ۳۸)

اسی قبیل کے دو واقعات مکرم برادرم محمد احمد صاحب سولیجہ نے کانپور سے ازدیاد ایمان کے لئے بغرض اشاعت ارسال فرمائے ہیں جو شکریہ کے ساتھ درج ذیل ہیں۔ ——— (ایڈیٹر)

۱۔ شروع ماہ شعبان ۱۹۸۸ء میں رات ایک غیر معروف شخص نے گلی میں آوازیں لگائیں کہ نئی سڑک کی دفتی کاغذ کی دوکان میں آگ لگی ہے (جو مکرم زاہد صاحب کی دوکان ہے) خاکسار کا مکان سڑک پر واقع ہے آنکھ کھلی چند ہمدرد اہل محلہ کی کوشش سے برادرم محمد زاہد صاحب کو جگایا گیا کہ ان کا مکان (اندرون واقع ہے) الغرض وہ دعائیں پڑھتے ہوئے دوکان واقع عقیل مارکیٹ نئی سڑک پہنچے۔ وہاں انکشاف ہوا کہ ان کے برابر کی دوکان زین سپلائر صاحب کی دوکان سے آگ کا آغاز ہوا ایک گھنٹہ کے عرصہ میں لگ بھگ بیس ہزار روپے کا نقصان ہو گیا فائر بریگیڈ والے بھی پہنچ گئے اور اہل محلہ بازار کے تعاون سے آگ پر قابو پا لیا گیا۔

برادرم محمد زاہد صاحب سولیجہ نے اپنی برابر والی دوکان کھولی دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ آگ تو آگ دھوئیں نے بھی ذرہ برابر نقصان نہ پہنچایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہمارے سکونتی محلہ مکھنیاں بازار میں آگ کی بازگشت اہل برادری تک پہنچ گئی تھی۔ بعد فجر دیکھا گیا کہ افراد قوم مخالفین کی آمد کا تانتا بندھا ہے دور سے جائزہ لیتے مایوس گویا بزبان حال کہہ رہے ہوں کہ (قادیانی افسوس بچ گیا) اور بے چارے مایوس لوٹ جاتے۔ ادھر ہمارے دل و دماغ اور روحیں بطور شکرگزاری اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

(درثمین)

۲۔ اسی ماہ وسط شعبان ۱۹۸۸ء میں خاکسار بعد عصر معہ ہمشیرگان و برادر نسبتی مکرم محمد زاہد صاحب سولیجہ کے مکان پر گھریلو مشورہ میں مصروف تھا کہ زینہ پر ہمارے سبزی فروش محمد نقی نے آواز دی کہ بھیا جلدی آؤ گھر پر سلنڈر پھٹ گیا ہے جیسے جسم سن ہو گیا۔ تیزی سے نیچے اترے دیکھا ہماری بہو (اہلیہ برخوردار قمر عالم بدحواس کھڑی ہے) لڑکھڑائی زبان سے اس نے کہا بابوجی ہمارے گھر چلئے بچے وہیں ہیں (اب تو جسم میں جیسے لہو نہیں) تیزی سے خاکسار اس کے دو منزلہ مکان تک پہنچا پہلی نگاہ میں مشاہدہ کیا کمرہ گویا آگ سے سرخ ہو رہا ہے۔ کنڈی کھول کر کمرہ میں قدم رکھا دیکھا نہایت تیزی سے سلینڈر سے نکلتی گیس قریب رکھے چولہے کو آگ بگولہ کر رہی ہے۔ پڑوس بھانجی نے پانی دیا مگر آگ نہ بجھی کہ اچانک اس نے ریت کی بوری ہاتھ میں دیدی جس کے ڈالتے ہی آگ بجھ گئی۔ پیچھے سے بھائی بہنوئی اور مستورات پہنچ گئیں ابھی ہم سب کے حواس درست نہ ہوئے تھے کہ کسی کی اطلاع پر فائر بریگیڈ والے زینہ پر چڑھ آئے کمرہ کا مشاہدہ کر کے فائر بریگیڈ والے حیرت زدہ تھے کہ ۴۵ منٹ کے وقفہ میں بھی سلنڈر پھٹا نہیں اور نہ ہی ربڑ کنکشن جل کر گیس تک پہنچا ان کے لئے یہ واقعہ انوکھا تھا۔ ابھی ضابطہ کی کارروائی ہو رہی تھی کہ حلقہ پولیس پہنچ گئی۔ سب کو اس بات سے حیرت ہوئی کہ گھر کی کسی چیز کو آگ نے چھوا تک نہیں۔ البتہ بچوں کو اٹھانے پکڑنے میں ہماری بہو کو معمولی سا جھونکا آگ کا ضرور لگا وبس

قانونی کارروائی کے بعد ہمارے جب حواس قابو میں آ گئے تو ہم اپنے رب کریم کا شکر کر رہے تھے کہ اس نے محض اپنے فضل کرم سے ہم غلامان مسیح موعود کو آگ سے غیر معمولی رنگ میں بچا لیا فالحمد للہ علیٰ ذالک ؂

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اخبار بدر میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال جماعتی طور پر جلسہ ہائے سیرت النبیؐ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو منعقد کئے جائیں امید ہے جماعتیں اس کے لئے ابھی سے انتظام کر رہی ہوں گی یہ جلسے پبلک میں شایان شان طریق پر منعقد کئے جائیں۔

اب مرکز میں ذیلی تنظیموں کے مشورہ سے مزید یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس جماعتی جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ جلسہ سالانہ قادیان (جو ماہ دسمبر ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوگا) سے قبل دو سیرت النبیؐ کے جلسے زیر انتظام مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ بھی پبلک طور پر منعقد کئے جائیں۔ اس طرح گویا ماہ دسمبر ۱۹۸۸ء تک اس سال سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین پبلک جلسے منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ جن کے انتظامات جماعتیں ابھی سے شروع کر دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مبلغین کرام احباب جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و تقاریر کے کیسٹ سنانے کا انتظام کریں!

امام جماعت کی آواز میں ایک روحانی تاثیر و برکت ہوتی ہے!!

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے متواتر ارشادات نظارت دعوۃ و تبلیغ میں موصول ہو رہے ہیں۔ کہ حضور انور کے خطبات کے کیسٹ احباب جماعت کو سنانے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ شعبہ سمعی و بصری کی طرف سے یہ کیسٹ بھجوانے کا انتظام ہے مبلغین کرام حضور انور کے خطبات احباب جماعت کو پہنچائیں۔ کیونکہ امام جماعت کی آواز و تحریک میں ایک روحانی تاثیر و برکت ہوتی ہے اور پھر اپنی ماہانہ رپورٹوں میں اس کا تذکرہ نظارت ہذا میں بھی بھجوائیں تاکید ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۸۸ء بمقام ہالینڈ میں اسپارہ میں فرمایا :-

"بعض مربیان اپنے علم کے زعم پر یہ کمزوری دکھا رہے تھے اور میرے خطبات لوگوں کو نہیں سنا رہے تھے۔ اُن کو مخاطب کر کے فرمایا کہ خدا نے جماعت کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی ہے۔ اس لئے جس رنگ میں میں چاہتا ہوں اس رنگ میں جماعت کی تربیت ہوگی علماء کا یہ کام نہیں کہ وہ ساری ذمہ داری اپنے اوپر لے لیں جتنی ذمہ داری اُن پر ڈالی گئی ہے وہ اُس کو ادا کریں۔ جب میں چاہتا ہوں کہ براہ راست جماعت کی تربیت کروں اور درمیان میں کوئی دوسرا نہ پڑے اور خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں یہ انتظام بھی کر دیا ہے تو کسی کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ بیچ میں روک بنے۔

فرمایا: ایسے علماء جن کو بڑے بڑے حوالے یاد ہیں وہ دوسروں کا منہ تو بند کر سکتے ہیں۔ لیکن دل نہیں جیت سکتے دلیل کے ساتھ دل جیتنے کا انداز چاہیئے اور خالی علم کبھی دنیا میں انقلاب برپا نہیں کرتا۔ فرمایا بعض مربیان سستی کی وجہ سے کیسٹس نہیں سنوارتے اُن کو پتہ نہیں کہ وہ جماعت کو محروم رکھ رہے ہیں فرمایا سارے عالم کی جماعتوں کو ضرورت ہے۔ اگلے سال کے شروع ہونے سے پہلے گذشتہ خطبات ہر ایک تک پہنچ جانے چاہئیں۔" (از اخبار بدر ۱۹ مئی ۱۹۸۸ء صـ)

نوٹ :- حضور انور کے خطبات و تقاریر کے کیسٹ کے حصول کے لئے مبلغین کرام و احباب جماعت نظارت دعوت و تبلیغ کے شعبہ سمعی بصری سے رابطہ پیدا کریں ؂

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعلانِ دعا

مکرم روشن دین صاحب پسر مکرم عبدالمنان ڈار صاحب آسنور کشمیر ایک عرصہ سے بیمار ہیں اس باعث ان کا داہنا حصہ بدن بازو اور ٹانگ بھی متاثر ہو گئی ہے علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(امیر مقامی قادیان)

ضروری اعلان برائے لجنات

ساری دنیا میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے بکثرت انعقاد کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کو خطبہ جمعہ میں یہ بابرکت تحریک فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"سیرت کے مضمون پر جلسوں کی کثرت ہونی چاہیئے تاکہ اس صدی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے عاشقوں کا ایک قافلہ داخل ہو۔ محض اسلام کے غالب آنے کے بڑے بڑے نعرے بلند کرتے ہوئے خالی دل لوگ نہ ہوں بلکہ ایسے جن کے دل عشق الٰہی اور عشق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرے پڑے ہوں۔ قبل اس کے کہ ہم اگلی صدی میں داخل ہوں ہمیں چاہیئے کہ اس حسن کمال سے مزین ہونے کی کوشش کریں۔"

قبل ازیں تمام لجنات کو حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اس بابرکت تحریک پر لبیک کہتے ہوئے لجنہ میں بکثرت سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کرنے اور رپورٹیں ارسال کرنے کے لئے کہا جا چکا ہے اب پھر تحریک کی جاتی ہے کہ کثرت کے ساتھ سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کریں اور غیر احمدی خواتین کو ان جلسوں میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔ رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں غیر معمولی برکت ڈالے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے اس ارشاد گرامی کے مطابق صاحب استطاعت احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامیہ کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

لہٰذا ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط کو پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ان دنوں ۱۰۰۰/- روپیہ تک ہے بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقعہ پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو ایسے امر کا خیال رہے کہ ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہو گی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

دینی امتحان خدام الاحمدیہ — شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال مقررہ دینی نصاب کا امتحان لیا جاتا ہے جس میں جملہ خدام کی شرکت ضروری ہے امتحان کی تاریخ ناظم عمل کے مطابق ماہ اگست کا آخری اتوار مقرر کی گئی ہے۔ امتحان کے پرچہ جات تیار ہیں خدام ابھی سے کی تیاری کریں۔

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کیننور کی چالیسویں سالانہ کانفرنس

لجنہ اماء اللہ کیننور کی چالیسویں سالانہ کانفرنس ۱۴ر اپریل ۱۹۸۸ء کو چیمبر ہال میں منعقد ہوئی۔ جو خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ الحمد للہ

محترمہ ڈاکٹر مبارکہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ پینگاڈی نے اس کانفرنس کا افتتاح کیا محترمہ این عاصمہ بی صاحبہ کی زیر صدارت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تقریباً ۳۰۰ احمدی خواتین جو لوکل لجنہ اور گرد و نواح کے علاقوں کی لجنات سے تعلق رکھتی تھیں، نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ یہ قابل ذکر بات ہے کہ یہ پہلا موقعہ تھا جبکہ احمدی خواتین اس میں برقعے پہن کر شامل ہوئیں۔

محترمہ پی زیب النساء صاحبہ جنرل سیکرٹری کی تلاوت قرآن مجید سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ بعدہ محترمہ ٹی زلیخہ صاحبہ نے مجمع کو خوش آمدید کہا اور انہوں نے ان سختیوں اور تکالیف کو یاد کیا جو ہمارے آباؤ اجداد کو احمدیت کی وجہ سے برداشت کرنی پڑیں۔ انہوں نے کہا آج سے ۴۰ سال پہلے محترم مولانا عبداللہ صاحب کی راہنمائی میں کیننور کی لجنہ کا قیام عمل میں آیا تب سے محترم کے ایم ابراہیم صاحب مرحوم کی اہلیہ یہاں کی لجنہ کی ابتدائی صدر تھیں

محترمہ مبارکہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ پینگاڈی نے ممبرات کو اسلامی شریعت اور عورت کے حقوق کے متعلق بتایا۔ بعدہ محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے خطاب میں ممبرات لجنہ کو قواعد و ضوابط لجنہ اور صد سالہ جوبلی کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ محترمہ ایم۔ سی خدیجہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ نے تاریخ لجنہ کے متعلق تقریر کی۔ دو بچیوں عزیزہ روبینہ اور عزیزہ نوریہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا کلام "صلی اللہ علیہ وسلم" خوش الحانی سے پڑھا۔ محترمہ نفیسہ صاحبہ نے حضرت اقدسؑ کے عربی اشعار پڑھے۔ محترمہ کے پی خیر النساء نے ملیالم نظم پڑھی اور ای وی زرینہ نے ایک اردو نظم خوش الحانی سے سنائی۔

محترمہ طاہرہ صاحبہ۔ پی زیب النساء صاحبہ۔ این مبارکہ صاحبہ۔ این وی جویریہ رحمت۔ پی عائشہ صاحبہ نے "اسلامی سوسائٹی میں عورت کا لباس"۔ "اسلام میں عورت کی آزادی" "آنحضرت صلعم کے ذریعہ لائی گئی عظیم تبدیلی" "قرآن مجید ہدایت کا سرچشمہ" اور "عورت کا کام" "احمدی خواتین کی ذمہ داریاں" وغیرہ عنوانات پر تقاریر کیں۔ محترمہ خیر النساء صاحبہ کالیکٹ۔ ایس وی رشیدہ پینگاڈی محترمہ ٹی۔ اے رشیدہ۔ ای۔ وی زاہدہ کوڈالی نے اپنے تاثرات بیان کئے اور مبارکباد پیش کی۔

چائے پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا جس میں ناصرات اور اطفال نے پورا پورا تعاون کیا۔ شام ۶ بجے کانفرنس ختم ہوئی۔ غیر احمدی خواتین نے بھی شرکت کی اور اچھا اثر لیا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت عطا فرمائے۔

(این عاصمہ بی صدر لجنہ کیننور)

ادائیگی صد سالہ جوبلی فنڈ کی آخری تاریخ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ادائیگی وعدہ جات "صد سالہ جوبلی فنڈ" کی آخری تاریخ ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء مقرر فرمائی ہے۔

بقایا داران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے ذمہ "صد سالہ جوبلی فنڈ" کی واجب الادا رقوم جلد از جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

بدر کی توسیع اشاعت آپ کا فرض ہے۔ (مینیجر بدر)

شعار غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

قادیان میں ناصرات الاحمدیہ کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس

محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نائب نگران ناصرات الاحمدیہ قادیان تحریر کرتی ہیں کہ الحمدللہ امسال بھی گذشتہ سالوں کی طرح ہماری ناصرات الاحمدیہ قادیان کی پہلی تربیتی کلاس لگائی گئی۔ یکم اپریل سے محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کی زیرِ نگرانی کلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ موصوفہ نے بچیوں کو کلاس کے اغراض و مقاصد بتائے اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ اور ان پندرہ روز میں آسانی سے بچیوں کے لئے ایک تقریر کا پروگرام رکھنے کی بھی تجویز فرمائی۔ کلاس کا آغاز روزانہ ۴ بجے نماز عصر باجماعت سے ہوتا رہا۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان کی کل تعداد ۴۲ ہے تربیتی کلاس لگانے والی ممبرات ۱۱ ممبرات قادیان سے باہر اور دو بوجہ بیماری شامل نہ ہوسکیں۔ نصاب حسب ذیل تھا۔

معیار اوّل:- قرآن کریم کا چوتھا پارہ نصف تا ثلث با ترجمہ۔ سورۃ یٰسین کی قرأت سورۃ فاتحہ کے مختصر نوٹس۔ احادیث رسول اللہ کی باتیں۔ روزہ افطار۔ سواری پر چڑھتے وقت سجدۂ تلاوت۔ والدین کے حق میں دعائیں یاد کروائی گئیں۔ سورۃ اعلیٰ۔ سترہ آیات نماز۔ لاحول پڑھنے کی باتیں ص ۴۸ ص ۴۹ یاد رکھنے کی باتیں۔ پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ کمل۔ ہمارے نبی پیارے پیارے نبی حصہ اوّل، دوئم۔

معیار دوئم:- قرآن کریم کا دوسرا سپارہ نصف اوّل با ترجمہ۔ نماز با ترجمہ تیسرا چوتھا کلمہ۔ مسائل قصر نماز۔ سورۃ تکاثر۔ سورۃ ماعون۔ سفر کی دعا۔ اقامت یاد رکھنے کی باتیں۔ سوانح حضرت مصلح موعودؓ۔

معیار سوئم (ب):- سورۃ فاتحہ سورۃ بقرہ کے پانچ رکوع با ترجمہ سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ۔ عہد نامہ۔ نماز با ترجمہ۔ سورۃ فیل۔ سورۃ تین۔ وضو سے پہلے اور بعد کی دعا۔ آیت الکرسی۔ اذان کے بعد کی دعا۔ ہمارے عقائد راہ ایمان سے۔

معیار سوم (الف):- قاعدہ یسرنا القرآن ختم کروانا۔ پہلا پارہ پڑھنا سورۃ بقرہ کی ابتدائی پانچ آیت حفظ۔ کلمہ شہادت مع ترجمہ۔ سورۃ عصر، سورۃ کوثر حفظ کرنا۔ نظم۔ الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے۔ ہم احمدی بچے ہیں۔ نماز سادہ۔ وضو کا طریق۔

اس کے علاوہ ایک دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیسٹ جو نماز کے تعلق سے تھی ممبرات کو سنائی گئی۔ مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر ہوئیں۔ نمازوں کی باقاعدگی اور صف بندی۔ سچائی امانت و دیانت۔ صبر و تحمل۔ پردہ شرم و حیا۔ قرآن کریم و احادیث کی روشنی میں اطاعت و فرمانبرداری۔ صفائی۔ محنت۔ غیبت لڑائی جھگڑے سے بچاؤ۔

ممبرات کو زیادہ سے زیادہ قرآن کریم اور احادیث یاد کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس بارہ میں حال ہی میں تحریک فرمائی کہ تمام احمدی زیادہ سے زیادہ قرآن کریم حفظ کرنے کی کوشش کریں۔ لڑکیوں کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر روز صرف ۲۰ منٹ کھیل کروائی جاتی رہی۔ تمام نصاب مکمل کروانے کے بعد ۱۶ اپریل کو امتحان لیا گیا۔ اور پرچہ جات چیک کر کے نتیجہ تیار کیا گیا۔ یوم امہات ۲۱ مئی بروز منگل منایا گیا۔ یہ جلسہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت ہوا۔ تلاوت عہد نامہ نظم کے بعد آپ نے خطاب فرمایا۔ اور بچیوں اور ان کی ماؤں کو اس تربیتی کلاس کی اہمیت بتائی اور اس کے فوائد بتائے۔ آخر میں آپ نے اپنے دست مبارک سے پوزیشن لینے والی ناصرات میں انعام تقسیم کئے

ہماری اس کلاس کو کامیاب بنانے میں محترمہ امۃ القدوس صاحبہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کے علاوہ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان اور ۱۵ سیکرٹریز ناصرات نے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محترمہ سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی قیادت میں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جن ممبرات نے اس کلاس میں تعاون کیا ان کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے آمین۔

یادگیر میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات

یادگیر سے مکرم محمد عثمان صاحب چنگری زعیم مجلس انصار اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۹ رمضان المبارک کو یادگیر سے داعیان الی اللہ کا وفد نئی جماعت الپور پہنچا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم محمد سراج الدین چنچے کار۔ مکرم رحمت اللہ صاحب گڈے۔ مکرم سیٹھ منصور احمد صاحب احمدی۔ مکرم بشیر الدین صاحب پٹیل شامل تھے۔ نئی جماعت الپور کے احباب نے بذریعہ خط داعیان الی اللہ احباب جماعت یادگیر کو الپور آنے کی دعوت دی تھی۔ چنانچہ وفد نے نو احمدی احباب کے ساتھ مل کر وہاں دو دن دو رات عمل کیا۔ کچھ خدام نے کھانا پکانے کا انتظام کیا۔ چنانچہ دس بجے نئی عیدگاہ میں نماز عید الفطر ادا کی گئی۔ جو مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہوڈی امام الصلوٰۃ مسجد احمدیہ یادگیر نے پڑھائی۔ اور اختتامی دعا ہوئی۔ مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب احمدی نے خطاب فرمایا اس علاقہ میں نو افراد پر مشتمل ایک خاندان نے بیعت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ ۲۰۰ افراد کو کھانا کھلایا گیا جن میں نو احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اور ہندو بھائی بھی شریک تھے۔ اس پروگرام کے سارے اخراجات مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب احمدی ممبر صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی کرناٹک صوبہ یادگیر نے برداشت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اللہ تعالیٰ اس مساعی کو قبول فرمائے اور اس میں حصہ لینے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے نیز آئندہ بھی دعوت الی اللہ کے کاموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

پلی پرم (کیرالہ) میں مباحثہ

مکرم مولوی محمد علوی صاحب مبلغ سلسلہ ارناکلم تحریر فرماتے ہیں کہ پلی پرم کے مضافات کے لوگ پہلے نہ ہماری بات سنتے تھے نہ لٹریچر پڑھنے کے لئے تیار ہوتے تھے لیکن کچھ عرصہ قبل جماعت احمدیہ کی مسجد کے بالکل پاس غیر احمدیوں نے اپنی ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی جس کا افتتاح ماہ اپریل میں ہوا۔ اس موقعہ پر مشاہیر علماء کو مدعو کرتے جن میں جمعیۃ العلماء کے سیکرٹری معاند احمدیت بھی تھے افتتاح سے قبل پانچ روز تک جماعت کے خلاف تقاریر کرتے رہے خاکسار بھی اس موقعہ پر ان کی تقاریر کے نوٹس لینے کے لئے پلی پرم گیا۔ چنانچہ بالمقابل ہماری طرف سے بھی بروقت ان کو جوابات دیئے گئے اور پلی پرم کے مضافات میں ہم لوگوں نے تبلیغ بھی خوب کی تبلیغ کے دوران ایک بارسوخ غیر احمدی دوست نے اعتراض کیا کہ اگر احمدیت سچی ہے تو غیر احمدی علماء متفقہ طور پر احمدیوں کو کیوں کافر قرار دیتے ہیں۔ میں نے کہا آپ اپنے علماء کو بلائیں اور پھر میری موجودگی میں ان سے یہی سوال کریں اس کا جو جواب علماء سو دیں اس کے بعد مجھے جواب دینے کی اجازت دیں پھر میں ثابت کر کے دکھاؤں گا کہ ان کا یہ فتویٰ کفر خدا رسول کے احکام کے سراسر خلاف اور تتبع دشمنان انبیاء علیہم السلام ہے موصوف نے کہا اچھا کل صبح دس بجے اپنے علماء کو جمع کریں گے۔ گروہ علماء سوء کو اس کے لئے آمادہ کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے علماء نے بہانے بنا دیئے جب میں واپس آ گیا تو مقامی معلم مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے تبلیغی تقاریر کا سلسلہ جاری رکھا تین دن کے بعد ایک غیر احمدی عالم مقامی امام الصلوٰۃ مولوی محمد صاحب تیس آدمیوں کے ہمراہ مسجد میں پہنچ گئے کہ ابھی مباحثہ ہوگا۔ بالآخر فریقین کے مشورہ سے مباحثہ کا دن مقرر ہوا۔ اور جب میں وہاں تاریخ مقررہ پر پہنچ گیا تو غیر احمدی عالم نے بہانا بنا کر کہا کہ آئندہ جمعہ کو ہوگا۔ اس روز جب ہم پلی پرم پہنچے تو غیر احمدی عالم ایک اور بڑے عالم کو اپنی مدد کے لئے بلا کر لائے تھے۔ چنانچہ دس بجے رات سے ۲ بجے رات تک مباحثہ ہوتا رہا کثیر تعداد میں سامعین موجود تھے۔ مباحثہ کا موضوع ختم نبوت تھا۔ سامعین کافی متاثر ہوئے بالآخر فریقین کے باہمی مشورہ سے ماہ جون کے عشرہ اول میں پھر مباحثہ کرنا طے پایا اور غیر احمدیوں کو اجازت دی گئی

کہ وہ اپنے بڑے سے بڑے عالم کو بلا لائیں ان حالات میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کاروائیوں کے شیریں نتائج ظاہر فرمائے احمدیت کو غلبہ عطا فرمائے اور اس علاقہ کے لوگ فوج در فوج ہو کر احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ آمین ؛

مختلف جماعتوں میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

اس سال رمضان المبارک میں جماعتوں میں درس و تدریس اور نماز تراویح کا انتظام کیا گیا۔ بعض جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ان کے خلاصہ جات تحریر ہیں:

۱۔ جماعت احمدیہ آلیپی کیرالہ:۔ مکرم مولوی ٹی۔ ایم محمد صاحب مبلغ سلسلہ آلیپی تحریر کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں جماعت میں درس و تدریس نماز تراویح و دیگر عبادات کا انتظام کیا گیا مورخہ ۱۷؍۵؍۸۸ کو عید الفطر منائی گئی۔

۲۔ سملہ بہار:۔ مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سملیہ بہار تحریر کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں نماز تراویح، درس و تدریس اور دیگر عبادات کا انتظام کیا گیا جن میں احباب جماعت نے ذوق و شوق سے حصہ لیا چاند نظر آنے پر عید الفطر منائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے آمین۔

۳۔ سونگھڑہ:۔ مکرم انوار الدین صاحب آف سونگھڑہ اڑیسہ تحریر کرتے ہیں کہ۔ رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ سونگھڑہ میں درس و تدریس نماز تراویح و دیگر عبادات کا انتظام کیا گیا۔ احباب نے ذوق و شوق سے حصہ لیا نماز عید الفطر ۱۸؍۵؍۸۸ کو پڑھی گئی۔

۴۔ دہلی:۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ دہلی تحریر فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے اختتام پر احمدیہ مسلم مشن دہلی میں مورخہ ۱۸؍۵؍۸۸ کو عید الفطر کی نماز مکرم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے پڑھائی۔ اور خطبہ دیا۔

۵۔ کوڈالی:۔ مکرم مولوی سی ایچ عبد الرحمن صاحب معلم وقف جدید تحریر فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ کوڈالی میں درس و تدریس اور نماز تراویح کا انتظام رہا ۱۷؍۵؍۸۸ کو عید الفطر منائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے آمین۔

۶۔ رشی نگر:۔ مکرم مولوی عبد السلام صاحب انور مبلغ رشی نگر کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ رشی نگر میں درس و تدریس نماز تراویح و تہجد کا پروگرام جاری رہا جس میں احباب جماعت نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ۱۸؍۵؍۸۸ کو عید الفطر منائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے۔ دریا پر پل بنایا گیا۔

۷۔ جمشید پور:۔ مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ جمشید پور تحریر کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں جماعت احمدیہ جمشید پور میں درس و تدریس نماز تراویح کا انتظام رہا ۱۸؍۵؍۸۸ کو عید الفطر منائی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے۔ آمین

۸۔ کیندرہ پاڑہ:۔ مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ اڑیسہ تحریر فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ کیندرہ پاڑہ میں درس و تدریس، نماز تراویح و تہجد کا انتظام رہا جس میں احباب جماعت نے ذوق و شوق سے حصہ لیا مورخہ ۱۸؍۵؍۸۸ کو عید الفطر منائی گئی اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

۹۔ شورت:۔ مکرم مولوی محمد مقبول صاحب مبلغ شورت تحریر کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ شورت میں درس و تدریس اور نماز تراویح کا انتظام رہا ۱۸؍۵؍۸۸ کو نماز عید الفطر ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے آمین۔

۱۰۔ ناصر آباد کشمیر:۔ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے اختتام پر جماعت احمدیہ ناصر آباد و شورت نے ناصر آباد کی عیدگاہ میں نماز عید ادا کی۔ خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا نماز عید میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

۱۲۔ یادگیر:۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ یادگیر تحریر فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں جماعت احمدیہ یادگیر میں درس و تدریس اور نماز تراویح کا انتظام رہا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار جلسے منعقد کئے گئے۔ احباب جماعت نے ذوق و شوق سے ان پروگراموں میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ ہماری عبادات کو قبول فرمائے۔ آمین ؛

۱۳۔ موسی بنی مائنز:۔ مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز (بہار) میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ماہ مقدس میں باقاعدہ ایک مرتب شدہ پروگرام کے تحت ادائیگی نماز تراویح کے علاوہ صبح و شام دو وقت خاکسار درس القرآن اور درس الحدیث دیتا رہا۔ بکثرت تلاوت قرآن کریم کی گئی۔ سیرۃ النبیؐ کی پیروی میں صدقہ و خیرات کے تقسیم کا مناسب اہتمام کیا گیا۔ رمضان شروع ہونے سے قبل خدام کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جو روزانہ تہجد کے وقت سے قبل بیدار ہو جاتے اور احمدیہ محلہ میں گشت لگا کر روزے داروں کو جگانے کا فریضہ سرانجام دیتے تین مرتبہ مسجد میں ہی روزے داروں کا مشترکہ طور پر افطار کا اہتمام بھی کیا گیا۔ آخری عشرہ میں ایک خادم بھائی مکرم اشرف خان صاحب کو مسجد میں اعتکاف کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ رمضان کی ہماری تمام ریاضت و عبادات کو قبول فرمائے آمین ؛

آندھرا پردیش میں ہماری تبلیغی سرگرمیاں
ورنگل فنڈ میں احباب تعاون فرمائیں

آندھرا پردیش کے مختلف اضلاع میں نظارت دعوۃ و تبلیغ اور انجمن وقف جدید کے بھرپور تعاون سے تبلیغی مہمات چلائی جا رہی ہیں حیدرآباد کی جماعت کے مخلص افراد خاص طور پر ہر ممکن تعاون دے رہے ہیں۔ گزشتہ دو ماہ میں مبلغین و معلمین کے علاوہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ آندھرا مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری نائب امیر جماعت مکرم سیٹھ محمد بشیر احمد صاحب علاقائی قائد۔ مکرم ابو الحسن صاحب مکرم انور حسین احمد صاحب مکرم مرزا مجید اللہ بیگ صاحب اور خاکسار نے اس علاقے کے تبلیغی اور تربیتی دورے کئے جن کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ سینکڑوں افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی الحمد للہ۔ ہماری ان تبلیغی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے علماء کی مختلف تنظیموں نے بھی شدید مخالفت شروع کر دی ہے۔ ۱۴ مئی کے رہنمائے دکن میں ورنگل کی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے کہ علاقہ تلنگ میں جماعت احمدیہ نے اپنی سرگرمیوں کو تیز کر دیا ہے عامۃ المسلمین سے مالی اعانت کی اپیل کی ہے۔

احباب کو یاد ہو گا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند سال قبل ورنگل فنڈ کی تحریک فرمائی تھی جس پر بعض افراد نے مالی تعاون بھی دیا تھا۔ مخلصین جماعت سے مکرر درخواست ہے کہ حضور کی اس تحریک یعنی ورنگل فنڈ میں زیادہ سے زیادہ عطیات مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرما کر اس جہاد میں شامل ہوں۔

خاکسار
حمید الدین شمس فاضل مبلغ انچارج آندھرا پردیش۔

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال خدام کو مضامین لکھنے کا انعامی مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ امسال کے لئے "جماعتی ترقی کا سنگ میل صد سالہ احمدیہ جوبلی" عنوان مقرر کیا گیا ہے۔

مقالہ جات خوشخط اور کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے خدام اس مقالہ میں مرکزیہ کی ہدایات کی پابندگی ضروری ہے۔ مقالہ جات ۳۱ اگست تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

اداریہ بقیہ صٓ

اپنے دعووں میں بدترین ناکامی کے بعد اب پھر ضیاء الحق صاحب نے پاکستانیوں کو بیوقوف بنانے کے لئے نفاذ اسلام اور نفاذ شریعت کے خوبصورت الفاظ میں دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ جو شخص اتنے لمبے عرصہ میں بھی اپنی ذات اور اپنے چہرہ پر بھی شعار شریعت کا نفاذ نہیں کر سکا وہ اتنی بڑی قوم میں نفاذ اسلام قائم کرنے کی قعلی کیونکر ہانک سکتا ہے۔ ؏ خاک ایسی سمجھ پر ہے سمجھے بھی تو کیا سمجھے

بہر حال ڈکٹیٹر پاکستان آج نیشنل اسمبلی کے نقش قدم پر چل کر اسلامی تعلیمات سے کھلی کھلی بغاوت کرتے ہوئے اسے نفاذ شریعت کا نام دے رہے ہیں۔ ان کا کیا انجام ہوگا یہ تو آنے والے دن ہی بتائیں گے۔ جہاں تک احمدیت کا سوال ہے اس کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر کافی معلوم ہوتا ہے کہ ؎

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصان نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

اللہ تعالیٰ ان مخالفین احمدیت کو سمجھ عطا فرمائے اور یہ لوگ خودکشی کا راستہ ترک کر دیں۔

(عبد الحق فضلی)

درخواست دعا

مکرم امیر احمد صاحب درویش قادیان کی اہلیہ صاحبہ گذشتہ دنوں بہت بیمار ہو گئی تھیں۔ لاہور میں اپریشن ہوا۔ اب حالت بہتر ہے۔ موصوف کے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب کی چٹھی سے تفصیل معلوم ہوئی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

أفضل الذكر لا اله الا الله
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE:- 275475
RESI:- 273903 { CACUTTA - 700073

AUTHORISED JEEP SPARES PARTS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3 P4 P6 PS/354

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"
ٹیلیفون نمبرز: 28-5222 / 28-1652

ہر قسم کی گاڑیوں پیٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

آٹو ٹریڈرز
۱۵ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

AUTO TRADERS,
15. MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001 -

ہر خوف کا ازالہ دیا ہے ہمارا کلام آج ۔ جن کی قدرت کیا ہے دیکھا وہ انجام کار

راجوری الیکٹریکلس الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO. 6 GROUND FLOOR OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY - 400099
PHONE { OFFICE:- 6348179
RESI :- 629339

التوکلہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF - CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15. PRINCEP STREET - CALCUTTA - 700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ: خورشید مارکیٹ ناظم آباد کراچی
فون نمبر: ۶۲۹۴۴۲

ارشاد باری تعالےٰ:
اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ
ترجمہ: (اے ایمان دارو) بہت سے گمانوں سے بچتے رہو

آٹو ونگس
AUTOWINGS
15. SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS. 600004
PHONE { 76360
74350

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء
تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے!

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پبلیشکر دیئے ہیں:- گرشن احمد، گوتم احمد بیٹر برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈرلیز۔ مینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS-
CHANDAN BAZAR BHADRAK DISTT. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصرالدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور اوشا پنکھوں کی رسائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"
(کشتی نوح)

پیشکش:-
ROYAL AGENCY
PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL-SUPPLIERS
CANNANORE 670001 PHONE NO-4498
HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI-670303 (KERALA)
PHONE - NO - 12

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SARA Traders,
WHOLE SALE & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO-522860

"قرآن شریف حقیقی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

الائیڈ گلیمپرو ڈکٹس
بہترین قسم کا گوٹہ تیار کرنے والے
پتہ:-
نمبر ۲/۲۲/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ آندھرا پردیش فون ۴۲۹۱۶

"اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے!"
(ملفوظات جلد ہم ص ۳)

MHR ®
CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل، نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۳۰ جون ۱۹۸۸ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی ۳